بے توفیق کے ناممکن ہے۔ توفیق ایک حالت ہے جو منجانب اللہ انسان کے لیئے ظاہر و باطن مین پیدا ہوتی ہے جسکی وجہ سے اوسکے سارے جسمانی اور روحانی کام باوجود زنگ برنگ ہونے کے شریعت کی قائم کی ہوئی حد سے نہ پیچھے رہین نہ آگے بڑھین۔ جسکی تعبیر دوسرے لفظون مین یون کیگئی ہے کہ نیک کام کے لیئے ضروری اسباب کا مہیا کر دینا۔ توفیق موافقت سے لیگئی ہے۔ موافقت کے معنی ساتھ رہنے کے ہین یہ حالت بھی انسان کے ہر نیک کام کے ساتھ ہوتی ہے اس لیئے اس حالت کو توفیق کہتے ہین۔ توفیق کی دو قسمین ہین ایک کامل دوسری ناقص۔ کامل وہ ہے جو انسان کے جمیع افعال جمیع اقوال جمیع احوال جمیع اعتقادات جمیع خطرات جمیع مکاشفات کے ساتھ ساتھ رہے جس شخص کو ایسی توفیق عطا ہوتی ہو وہ برائیون سے پاک گناہون سے منزہ ہوتا ہے اور اوسکو وہ قوت حاصل ہوتی ہے جسکی معصومیت یا محفوظیت سے تعبیر کرتے ہین۔ اسی توفیق کی طرف قرآن مین اشارہ ہے وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ۔ اللہ اسم جامع ہے جس طرح سارے اسما اس اسم کے تحت مین داخل۔ اوسیطرح اس اسم کا مظہر تمام اسما کے مظاہر کو شامل۔ تو جو توفیق اس اسم کے ساتھ متعلق ہے ہر قسم کی توفیق کو حاوی ہوگی۔ توفیق ناتمام وہ ہے جو بعض چیزون مین ہو اور بعض مین نہو۔ جس طرح کسی نے روزہ رکھا مگر غیبت سے اور کذب سے نہ بچا تو کھانے اور پینے سے بچنے کی تو توفیق ملی مگر زبان کو بری باتون سے روکنے کی توفیق سے محروم رہا جسکو اس قسم کی توفیق عطا ہوئی اوس سے کوئی کام بھلا اور کوئی برا بھی ہوگا اس بنا پر توفیق کے دو قسم ہین عام و خاص۔ عام وہ ہے جس مین تمام انسان کیا مسلمان

کیا غیر مسلمان سب شریک ہین کنوان تالاب ۔ مسافرخانہ ایسے مقام مین بنوانا جہان
اوسکی ضرورت ہو یا ایسا کام کرنا جو حکمت کے موافق ہو اسی توفیق کے نتائج مین
سے ہے۔ خاص مثلاً کفر کے اندھیرے سے ایمان کی روشنی پانے کی توفیق ہونا
جسکا نتیجہ سعادت ابدی ہے۔ اسکی بھی دو قسمین ہین۔ ایک عام مثلاً محض
اللہ اور رسول پر ایمان لانے کی توفیق ہوئی مگر تقوٰی شعاری اور پرہیزگاری
سے محروم رہا اوسکا نتیجہ ہمیشہ کے عذاب سے بچنا ہے۔ باقی کفر کے سوا اور
بدکاریون کے عوض مین محدود زمانہ تک مبتلاے عذاب رہنا۔ وہ اللہ کے اختیار مین
ہے۔ چاہے بمقتضاے کرم بخشدے چاہے عذاب کرے۔ دوسری خاص
مثلاً ایمان کے ساتھ احکام آلہی کا بجالانا۔ نافرمانیون سے بچنا۔ اس خاص کی
بھی دو قسمین ہین۔ ایک عام دوسرے خاص۔ عام جسطرح محض فرائض پر
اکتفا کرنا۔ نوافل کیطرف توجہ نکرنا۔ ضمام بن ثعلبہ نے حضرت سے فرائض کا سوال
کیا۔ آپ نے اسلام کے فرائض اونھین بتائے۔ اونھون نے عرض کیا۔ کہ
لَا اَزِیْدُ عَلٰی ھٰذَا وَلَا اَنْقُصُ یعنی نہ اسپر بڑھاؤنگا اور نہ اس سے
گھٹاؤنگا۔ آپ نے فرمایا اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ یعنی اسنے اگر سچ کہا
تو کامیاب ہوا۔ خاص مثلاً باوجود اداے فرائض کے نوافل ریاضات مجاہدات
کی توفیق ہونا اسکی بھی دو قسمین ہین عام اور خاص۔ عام مثلاً محض ریاضات
اور مجاہدات مین اشتغال ہو مگر اخلاق آلہی سے متخلق ہونا۔ صفات ملکوتی کے ساتھ
متصف ہونا اس سے سروکار نہو۔ خاص وہ کہ باوجود ریاضات اور مجاہدات
کے تہذیب اخلاق صفات ربانی صفات ملکوتی حاصل ہون اسکی بھی دو قسمین ہین

عام۔ خاص عام وہ کہ مجاہدات اور ریاضات بھی ہون درستی اخلاق بھی ہو مگر آتش عشق کی بھڑک پوری پوری نہو۔ خاص وہ کہ باوجود درستی اخلاق کے عشقِ الٰہی مین سوختہ ہو سوز و گداز کے ساتھ کامیاب ہو۔ اسکی بھی دو قسمین ہین۔ عام خاص۔ عام تو وہ ہے کہ مجاہدہ اور ریاضت کے ساتھ ولولۂ عشق بھی ہو مگر معارف اور علوم ملک اور ملکوت کے اسرار مکتوم نہ کھلے ہون۔ خاص وہ ہے کہ علم اور عشق دونون کا جامع ہو۔ عشق کی آگ بھی دل مین بھڑکتی ہو حقائق و معارف کا دریا بھی جاری ہو۔ اسکی بھی دو قسمین ہین ایک عام۔ دوسرے خاص عام وہ ہے کہ محض علم اور عشق کا جامع ہو۔ خاص وہ ہے کہ باوجود کمال عشقی اور علمی کے مشاہدہ حق مین ایسا فانی اور مستغرق ہو کہ تمام ماسوے اللہ سے بے نیاز ہو بصر اور بصیرت مین غیر کا اثر ہو نہ نشان۔ اسکی بھی دو قسمین ہین ایک عام مثلاً ایسے استغراق کی حالت پر چھوڑ دیا جاے۔ دوسرے خاص کہ باوجود اس کمال کے تکمیل شانِ مکملیت کے لیئے پھر ہدایت کی طرف رجوع کرائین۔ اور رسالت یا خلافت رسول کا منصب عطا فرمائین۔ یہ سارے مراتبِ توفیق محض عطاے الٰہی سے نصیب ہوتے ہین۔

روزہ کو عربی مین صوم کہتے ہین صَوم کے معنی اصل لغت مین امساک یعنی روکنے اور بند کرنے کے ہین روزہ مین بھی کھانا پینا صحبت کرنا بند ہوتا ہی اسلیئے شرع مین اسکا نام صوم ہوا۔ دوسرے معنی صوم کے لغت مین رفعت اور بلندی کے ہین۔ روزہ بھی تمام عبادات بدنی سے مرتبہ مین بلند ہے اسلئے کہ اسکے لیئے کوئی ظاہری صورت نہین ہے اور حضرت مخبر صادق کی زبانی اسکا بے مثل ہونا معلوم ہوا

اسلیئے صوم کے ساتھہ موسوم ہوا۔ شریعت مین روزہ اسکو کہتے ہین کہ صبح صادق
کے وقت سے جبتک سورج نہ ڈوبے بہ نیت اداے عبادت کے نہ کچھہ کھاسئے
نہ پیئے نہ صحبت کرے۔ اداے عبادت کی نیت کی قید اسواسطے ہے کہ اگر کوئی شخص
دن بھر بلا نیت کچھہ نہ کھائے اور نہ پیئے اور نہ صحبت کرے تو روزہ دار نہوگا۔ علی ہذا القیاس اگر
نیت بھی ہو مگر اداے عبادت کی نیت نہو مثلاً علاج کی راہ سے کوئی شخص دن بھر نہ کھائے
اور نہ پیئے اور نہ صحبت کرے تو بھی روزہ نہوگا۔ **حدیث** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ روزہ ایک قدیم عبادت ہے کہ سابق کی امتون مین سے کوئی اس سے
خالی نتھی حضرت آدم پر تین روزے ہر مہینے مین ایام بیض کے فرض تھے۔ یہود پر
ہفتہ مین سنیچر کے دن اور سال مین عاشورہ کا روزہ فرض تھا۔ نصارٰی پر رمضان
کے روزے فرض تھے۔ گرمی اور سردی کی شدت کے زمانے مین زیادہ تکلیف کے متحمل
نہوئے اونکے پڑھے لکھے لوگون نے ربیع کی فصل مین جب گرمی اور سردی کا اعتدال ہوتا
ہے اپنی راے سے روزون کو ہٹا دیا اور بجاے تیس کے پچاس روزے مقرر کئے تیس تو
وہی جو فرض تھے اور بیس بدل دینے کے جرمانہ مین۔ حضرت داؤد ایکدن روزہ رکھتے
ایکدن افطار کرتے۔

روزہ مین بہت فائدے ہین کچھہ تو حضرت نے ارشاد فرمائے کچھہ علماے دین نے
اپنے فہم سلیم سے سمجھے مثلاً ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ انسان کو جمیع کمالات ممکن کے حاصل
کرنے کی منجانب اللہ قابلیت دیگئی ہے اس لیئے اوسمین مختلف قوتین اکٹھا کی گئین منجملہ
اونکے ایک قوت ہے جسکا نام بہیمیہ ہے اسکی منتہاے کوشش محض کھانا پینا جماع وغیرہ
ہے جس سے محض جسمانی منافع کو تعلق ہے۔ دوسری قوت ملکیہ اسکا کام اون امور مین

کوشش کرنا ہے جنکو روحانی کمالات سے تعلق ہے جسطرح علوم معارف طاعت عبادت
حق وغیرہ۔ قوت بہیمیہ اگر حد سے بڑھجاے تو شہوت غضب حسد فسق و فجور کی خواہش اور
دیگر برے صفات پیدا ہون۔ قوت ملکیہ سے فرمانبرداری حق طاعت بندگی عشق و محبت
حق تواضع انکسار وغیرہ اچھی اچھی صفتین اچھی اچھی عادتین پیدا ہون۔ خیریت جبھی تک
ہے کہ بہیمیہ ملکیہ کی تابع رہے جہان اوسکی تابعداری سے باہر ہوئی کو خرابی ہی خرابی
ہے حب جاہ۔ حب دنیا۔ فسق و فجور۔ کبر و غرور۔ سبھی کچھ گل کھلتے ہین بہیمیہ کی سرکشی
دور کرنیکا علاج کھانا پانی بند کرنے سے زیادہ کوئی دوسرا نہین۔ کھانا پانی بند کرنے کی
دو صورتین ہین ایا یہ کہ بالکل بند کردیا جاے اسین بالکل قوت بہیمیہ کے ہلاک ہوجانے
یا قریب ہلاکت پہونچ جانے کا احتمال ہے اور اگر یہ ہلاک ہوجاے یا ایسی ضعیف ہوجاے
کہ اپنا کام نکر سکے تو جو ضروری خدمتین اور جسمانی عبادتین اوس سے متعلق ہین جیسے
حج نماز طلب علم وغیرہ بالکل ناتمام رہجائین اور اگر کھانے پینے کے مقدار مین کمی
کیجاے تو اوسکے لئے کوئی قاعدہ مقرر ہو سکنا دشوار اس لیے کہ کھانے مین انسانکی
عادتین اور حاجتین مختلف ہوتی ہین کسیکی لیئے کمی غذا مناسب کسیکی کے لیئے کثرت
غذا موافق اسواسطے روزہ کا طریقہ اختیار کیا گیا کہ دن بھر بالکل کھانا پینا بند کردیا جاے
اور رات کو اختیار رہے اسواسطے کہ رات کو عادتاً اکثر لوگ سوتے رہتے ہین خواہش
کی چیزین بھی نظر کے سامنے نہین رہتین کہ دیکھنے سے رغبت پیدا ہو رات کو یونہین
عادتاً لوگ کچھ کھاتے پیتے نہین رات کے روزہ مقرر کرتین اثر روزہ کا کچھ نہوتا اسلیے
دن کا روزہ مقرر کیا گیا۔ دنون مین اگر سال بھر کا روزہ ہوتا تو ضعف حد سے زیادہ بڑھ جاتا
اور اگر ایک دو دن کا ہوتا تو تاثیر بہت ضعیف ہوتی اس لیئے مہینے بھر کا روزہ مقرر ہوا

اور اسمین بھید یہ ہے کہ عالم مین لیل و نہار کے تین دورے ہوتے ہین۔ ایک روزانہ
کہ آفتاب اپنی خارجی حرکت سے دن رات مین پورا دورہ ختم کرتا ہے یعنی جہان سے
جاتا ہے وہین پھر آجاتا ہے۔ دوسرا دورہ ماہانہ کہ چاند اپنی دوری حرکت تیس دن مین
پوری کرتا ہے۔ تیسرا سالانہ کہ سورج اپنی ذاتی حرکت سے بارہ مہینے مین دورہ کو پورا
کرتا ہے۔ سالانہ دورہ بہت تھا اور روزانہ کم۔ اس لیئے خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُھَا
کے موافق ماہانہ دورہ اختیار کیا گیا۔ اس مہینے بھر کے روزہ کے لیئے بھی ایک مہینہ خاص
مقرر کردیا۔ لوگون کی راے پر نہین چھوڑا کہ سال بھر مین جب چاہین ایک مہینہ کا روزہ رکھ لین
اسلیئے کہ اول قید کرنے مین نفس پر فی الجملہ مشقت ہوتی ہے جو مناسب امر تعبدی کے
ہے۔ دوسرے ایک ہی زمانہ مین تمام امت کا ایک مشقت کے کام پر مجتمع ہونا
مشقت کو کم کردیتا ہے اور دل کو جرأت دلاتا ہے اسی لیئے مشہور ہے کہ "مرگ انبوہ
جشنے دارد"۔ اور جو امر سب علی العموم کرتے ہین ریا اور عجب سے پاک ہوتا ہے تیسرے
ایک جہان کا ایک نیک کام کو شریک ہوکر کرنا رحمت و برکت نازل ہونیکا ذریعہ ہے بعضون
نے یہ کہا ہے کہ روزہ اس لیئے مقرر ہوا تاکہ محنت مشقت بھوک پیاس کی معلوم ہو اور اپنی
تکلیف کو یاد کرکے دوسرے مشقت زدون پر رحم کرنے کا عادی ہو حضرت یوسفؑ کو
کنوے مین ڈالنے قید خانہ مین لیجانے بازار مین بکوانے مین بھی حکمت تھی کہ جب انکو
عزت سلطنت سطوت حاصل ہو۔ زیر دستون پر رحم فرمائین ؎ مرہم ریش دل مجروح
باش ✤ در تن ہر مردہ دلے روح باش ✤ حضور سرور کائنات کو اسی واسطے فقر و
فاقہ محبوب تھا۔ بعضون نے کہا کہ گناہ دو قسم کے ہین ظاہری اور باطنی۔ ظاہری
گناہ کے لیئے نماز کفارہ ہے۔ باطنی گناہ کے لیئے روزہ۔ یا یون کہیئے کہ انسان مین

دو جز و ہین۔ بدن اور روح۔ بدن کا مطلوب کھانا پینا ہے۔ روح کا مقصود آخرت کی نعمت دیدار آلٰہی جب آدمی محض بامتثال امر آلٰہی جسمانی مطلوب سے اس عالم مین روگردانی کرے روحانی مقصد سے اللہ اوسکو کامیاب فرمائیگا۔ ایک بزرگ محض متوکلانہ بسر کرتے اکثر بھوکے رہتے کسی نے پوچھا مَا الْقُوْتُ۔ تمھاری غذا کیا ہے۔ بولے۔ ذِکْرُ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ۔ اوسنے کہا۔ ھٰذَا غِذَاءُ الرُّوْحِ فَمَا غِذَاءُ الْبَدَنِ۔ یعنی یہ تو روح کی غذا ہے بدن کی غذا کیا ہے۔ فرمایا دَعِ الْبِنَاءَ مَعَ بَانِیْھَا۔ یعنی عمارت کو عمارت بنانے والے پر چھوڑدو باقی رکھنا منظور ہوگا جب گرنے لگیگی بنا دیگا۔ نہ رکھنا منظور ہوگا ڈہا دیگا۔ روزہ ہی ایسی عبادت ہے جسکا کوئی مثل نہین۔ **حدیث** ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے حضرت سے عرض کیا کہ مجھے کوئی کام بتائیے فرمایا کہ روزہ رکھ روزہ کے برابر کوئی کام نہین مکرر عرض کیا پھر فرمایا روزہ رکھ روزہ کے برابر کوئی کام نہین سہ بارہ عرض کیا۔ پھر ارشاد ہوا کہ روزہ رکھ روزہ کے مثل کوئی نہین۔ روایت کیا اسکو نسائی نے سیر اسمین یہ ہے کہ ہر نیکی کے لیئے ظاہر مین ایک صورت ظاہری ہے کہ دیکھنے سے اوسکا پتہ لگ جاتا ہے روزہ تو کھانے پینے صحبت کرنے سے باز رہنا اور نہ کرنا ہے اوسکے لئے کوئی صورت ظاہری نہین اس امر مین روزہ ساری عبادتون سے متمیز ہے۔ روزہ ہی ایسی عبادت ہے جسکو اللہ نے اپنی طرف نسبت کیا۔ **حدیث** ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضرت نے اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ بنی آدم کے کل عمل کا بدلہ دس درجہ سے سات سو درجہ تک دیا جائیگا اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ یعنی بجز روزہ کے کہ وہ خاص میرے لیئے ہے اور مین اوسکا بدلہ دونگا رواہ البخاری

حقیقت یہ ہے کہ کھانا پینا صحبت نکرنا صفت صمدیت حق کی ہے کہ خدا کھانے پینے
صحبت کرنے سے منزہ ہے۔ روزہ دار اس صفت حق سے موصوف ہوجاتا ہے تَخَلَّقُوْا
بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کا مضمون صادق آتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ جناب حق کے صوم کو افطار
نہین روزہ دار کے صوم کو افطار ہے جناب حق نہ کھائے نہ پیئے بوجہ بے نیازی کے
بندہ باوجود احتیاج کے کھانے پینے سے بنظر امتثال امر حق باز رہے۔ بعضون نے کہا کہ روزہ
ریا سے خالی ہے کہ دیکھنے مین نہین آتا اس لیئے حق کی طرف منسوب ہوا بعضے کہتے ہین کہ اور
عبادتون کی (جیسے سجدہ و طواف و قیام وغیرہ ہین) غیر اللہ کیطرف نسبت کیگئی بجز
روزہ کے اس لیئے اللہ نے اوسکو اپنی طرف نسبت کیا۔ بعضون نے اسکی وجہ یہ بیان
کی کہ قیامت مین جتنی عبادتین ہین روزہ کے سوا اپنے اپنے حقوق کے چاہنے والون کو
دیدیجاینگی روزہ ندیاجائیگا اس لیئے اللہ نے اوسکو اپنی طرف نسبت کیا۔ بعضون کا مقولہ
ہے کہ اَلصَّوْمُ مین لفظ صوم بمعنی صائم کے ہے معنی یہ ہوئے کہ روزہ دار خاص میرے لیئے
ہے اور یہ نسبت محض تعظیما ہے۔ عالم مین ساری دنیا اللہ ہی کی ہے لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ
مَا فِی الْاَرْضِ یعنی اللہ ہی کا ہے جو کچھ زمین اور آسمان مین ہے مگر کعبہ کو اپنا گھر
فرمایا محض تعظیما کسی بڑے شخص کی جو چیز کہلائی بڑی ہوگئی ہے فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود
مرا بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود خوش است۔ اور حقیقت یہ ہے کہ روزہ مین عبدیت
کا پورا پورا ظہور ہوتا ہے۔ غلام کا غلامی مین کمال یہ ہے کہ اپنے ضروری حوائج اور
عادی امور سے بھی اپنا اختیار اوٹھالے اور مالک کے اختیار مین دیدے۔ روزہ دار
بھی بمقتضائے عبودیت اپنے کھانے پینے خواہشون کو حضرت حق کے اختیار مین دیدیتا
ہے کہ جبتک اوسکی اجازت کا وقت نہین آتا عمل مین نہین لاتا آخر یہ مرتبہ ملاکہ خاص

اوسکے کہلائے سے خواہی کہ دگر حیات یابم + یکبار بگو کہ کشتۂ ماست + وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ کے معنی یہ ہین کہ مین اوسکا بدلہ دونگا کہ فرشتے اوسکا ثواب نہین لکھہ سکتے فرشتے تو ثواب ایسی چیز کا لکھتے ہین کہ جسکا کچھہ مثل ہو۔ اوسکا بدلہ خدا ہی دے جو بیچون و بیچگون ہے اور بعضون نے اس لفظ کو اَنَا اُجْزٰی مجہول کا صیغہ پڑھا ہے یعنی روزہ دار کو روزہ کی جزا مین مَین ملونگا اور حقیقت یہ ہے کہ ہر عمل کی جزا کو اُس عمل کے مناسب ہونا چاہیئے روزہ ایسی عبادت ہے کہ لا مثل لہٗ یعنی اوسکا کوئی مثل نہین جزا بھی اوسکی ایسی ہی ہونا چاہیئے جو بیمثل ہو وہ جناب حق کے سوا کون ہے کہ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ہے خوشا دردیکہ درمانش تو باشی + خوشا راہے کہ پایانش تو باشی + عشاق گو عبادت وریاضت بالطمع جزا کرتے ہین مگر ایسی جزا کے وہ بھی طالب ہین اور شدت شوق مین اس طرح گویان سے گل تپسکتے ہے غیرون کی طرف بلکہ تمر بھی + اے خانہ برانداز چمن کچھہ تو ادھر بھی + روزہ ہی وہ عبادت ہے جسکے کرنے والے کو دوہری خوشی ہے حدیث لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ فِطْرِہٖ وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّہٖ یعنی روزہ دار کے لیئے دو خوشیان ہین ایک افطار کے وقت دوسری اپنے رب سے ملنے کے وقت۔ سِر یہ ہے کہ ایک خوشی طبعی ہے کہ خدا کی توفیق سے فرض ادا ہوا طبیعت کو جس چیز کی خواہش تھی اوسکی اجازت ہوئی دوسری خوشی روحانی ہے کہ خدا سے ملنے اور ثواب سے بہرہ یاب ہونے پر ہوگی سبحان اللہ سے رنج کے مانند جیسے ذوالمنن + گو ہدیت چونی تو اے رنجور من + عرفا کے نزدیک یہ دو خوشیان دو تجلی کے حصول سے ہوتی ہین ایک تجلی حجابی جو افطار کے وقت صفت تشبیہ مین ظہور کرتی ہے دوسری تجلی بے حجابی کہ صفت تنزیہ کے ساتھہ ہوگی سے بہرہ نگے کہ خواہی

جامہ می پوشش + کہ من آن قد موزون می شناسم + نفس جب اپنی کوشش صرف کر چکا اور اپنی ہمت اور حوصلے کے موافق حکم سرکاری بجالایا تو خواہ مخواہ بمقتضائے طبیعت دل خوش ہوتا ہے کہ کام انجام ہوا انعام ملنے کا وقت آیا یہ خوشی محض اس سبب سے ہوتی ہے کہ اللہ نے اس عبادت کے انجام کی توفیق دی۔ نیک کام کے انجام کی توفیق بھی محض عطیہ الٰہی ہے اس نعمت سے بھی وہی کامیاب ہوتا ہے جو نظر عنایت سے دیکھا جاتا ہے۔ پھر مخبر صادق کی اس خبر کی تصدیق لِلصَّائِمِ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ۔ یعنی روزہ دار کی افطار کے وقت ایک دعا مستجاب ہوتی ہے دل خوش کرنیکے لیئے یہ امید کیا کم ہے کہ قبولیت دعا کا وقت آگیا جو کہینگے سنا جائیگا اوس وعدہ کو فالی امید ہوئی جو ان پاک لفظوں مین کیا گیا ہے فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ ؎ از روز وصال چون کنم یاد + در شام فراق می شوم شاد + شیخ علی رودباریؒ کا روزہ کی حالت مین وصال ہوا نزع کے وقت آنکھین کھلی ہوئی تھین مریدون نے حال پوچھا فرمایا کہ جنت کے دروازے کھلے ہین۔ حورین جام کوثر لئے طیار اور مجھسے افطار کے لیئے اصرار ہے مین کہتا ہون جب تک عید نہوگی روزہ نہ کھولون گا۔ اور جب تک بلال وصال طلوع کرے عید کیسی ؎ عید می آید و وقت ست کہ در منگرم + پردہ بردار کہ از مہ تبو مشتاق ترم + روزہ ایسی عبادت ہے جسکی وجہ سے روزہ رکھنے والا جہنم سے دور ہوتا ہے۔ حدیث سلمہ بن قیصر سے روایت ہے فرمایا حضرتؐ نے جو شخص ایک روزہ محض اللہ کے خوش کرنے کے لیئے رکھے اللہ اوسکو جہنم سے اسقدر دور کردے جتنا کہ ایک کوّے کا بچہ بچپن سے اڑنا شروع کرے اور ساری عمر اوڑے روایت کیا اسکو ابو یعلی اور بیہقی نے۔ تیسر اسمین یہ ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ یعنی دوزخ

شہوتون اور خواہشون سے گھری ہوئی ہے۔ جب روزہ دار نے روزہ رکھکر خواہشونکو
اپنے سے دور کیا تو دوزخ اوس سے دور ہوگئی۔ روزہ دار کو اللہ قیامت کی پیاس سے
بچائیگا۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے ابوموسیٰ
اشعری کو ایک لشکر پر امیر کر کے دریا کی طرف بھیجا اندھیری رات تھی کشتی کا لنگر اوٹھایا
چاہتے تھے کہ ہاتف نے ندا دی کہ اے کشتی والو ٹھہر جاؤ مین تمکو ایسا امر بتاتا ہون جسکو
اللہ نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے ابوموسیٰ نے کہا کہ جو کچھ تجھے خبر دینا ہو دے اوسنے
کہا کہ اللہ نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ جو اوسکے راضی کرنیکے لیئے گرمیون کے دنمین
ایکدن اپنے تئین پیاسا رکھے یعنی روزہ رہے اللہ اوسکو قیامت کی پیاس سے بچاویگا۔
ابوموسیٰ روزہ رکھنے کے لیئے ہمیشہ ایسے دن کا خیال رکھتے جب شدت گرمی کی ہوتی۔
روزہ ایسی عبادت ہے کہ اوسکی وجہ سے جو منہ سے بو آوے اللہ کو مشک سے زیادہ
پسند۔ حدیث وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ
مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ رواہ البخاری روایت کیا ابوہریرہ رض نے یعنی روزہ دار کے منہ کی
بُو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبودار ہے باوجود اس بات کے کہ اللہ خوشبو اور
بدبو کے اچھا برا جاننے سے منزہ ہے اسواسطے کہ یہ حیوان کے صفات مین سے ہے اور
بھی اللہ ہر شئے کو واقع کے مطابق جانتا ہے اور روزہ دار کے منہ سے جو بو آتی ہے یہ
فی الواقع اس دنیا مین خوشگوار چیز نہین ہے اسلیئے کہ معدہ کی تبخیر سے پیدا ہوتی ہے اس حدیث
کے معنی کیا ہین بعضون نے کہا کہ مجازاً اطیب کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور یہ کنایہ ہے
قریب ہونے سے کہ قاعدہ ہے خوشبودار چیز کو قریب رکھتے ہین اور بدبودار چیز کو دور تو
معنی یہ ہوئے مشک سے زیادہ اللہ کے نزدیک یہ قریب ہے اور بعضے کہتے ہین کہ منہ کی بدبو

سے چونکہ روزہ دار کو تکلیف ہوتی ہے اسکے عوض مین اللہ تعالیٰ اسکو یہ بدلہ دیگا کہ قیامت کے
دن اوسکے مُنہ کی خوشبو مشک سے زیادہ ہو جائیگی۔ اور بعضے کہتے ہین کہ قیامت مین ہر
عبادت کے لیئے ایک جداگانہ شکل ہوگی۔ رات کو تاریکی مین نماز پڑھے قیامت مین وہ
ایک چراغ روشن ہو جاے۔ شہید کا خون جو خدا کی راہ مین گرایا جاے یہان اوسمین خوشبو
نہین قیامت مین زعفران کی خوشبو ہوگی۔ روزہ دار کے منہ سے گو یہان بو آتی ہے مگر قیامت
مین مشک سے زیادہ خوشبو ہوگی چنانچہ اسی حدیث کے دوسرے لفظ مین یَوْمَ الْقِیَامَةِ
کا لفظ بھی آگیا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اس سے یہی بو مراد ہے جو روزہ دار کے منہ سے آتی
ہے اللہ کو اس سبب سے پسند ہے کہ اوسکے عبادت کی نشانی ہے یعنی روزہ جو عبادت
ہے اوسکی وجہ سے پیدا ہوئی ؎ ہر عیب کہ سلطان بہ پسندد ہنر است۔ جیسے دوسری
حدیث مین ہے کہ اللہ حاجیون کی اوس حالت کو پسند کرتا ہے کہ پریشان بال غبار آلود ہون
اسلیئے کہ یہ اوسکی عبادت کی دھن مین اس حالت کو پہونچے ؎ داغ غلامیت کرد پایۂ حسن
بلند ✤ میر ولایت شود بندہ کہ سلطان خرید۔ روزہ دار کے جنت مین داخل ہونے کو
خاص ایک دروازہ ہے کہ اونکے سوا کوئی اودھر سے جنت مین نہ جائیگا۔ حدیث سہیل
بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جنت مین ایک دروازہ ہے جسکو ریّان کہتے
ہین اوسمین روزہ دار کے سوا کوئی نہ جائے گا۔ اونکے داخل ہونیکے بعد وہ دروازہ بند
کردیا جائیگا۔ ریّان کے معنی سیراب کرنے والے یعنی پیاس کے بجھانے والے کے ہین جو
اوسمین داخل ہوا سیراب ہو گیا پیاس نہ رہی۔ پیاسے مختلف مذاق کے ہوتے ہین جو پانی کے
لب تشنہ ہین اونکے لئے آبِ کوثر لہر مار رہا ہے اور جو جمال باکمال حق کے پیاسے ہین
اونکے لیے شربت دیدار ہے ؎ حورون کی طرف لاکھ ہو زاہد کی توجہ ✤ کھا جائینگی آنکھین

جو کہین تو نظر آیا۔ یہ فضیلت خاص روزے کے لئے ہے کسی اور عبادت کے لیئے یہ بات حاصل نہین کہ اوسکے لیئے کوئی خاص دروازہ ہو کہ بجز اونکے جو وہ عبادت کرتے ہون اور کوئی اوسمین داخل نہو اور اونکے داخل ہونیکے بعد وہ دروازہ بند ہو جاوے یہ بھی روزہ کی بیمثلی کی شان ہے۔ ریّ کے معنی سیراب ہو جانیکے ہین جو چیز سیراب ہو گئی زمین ہو یا غیر زمین پھر پانی کو قبول نہین کرتی۔ یہ کمال کی شان ہے جو چیز کامل ہو گئی پھر اوسپر زیادتی متصوّر نہین فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ۔ روزہ ایسی چیز ہے کہ زمین بھر کے سونا بھی اوسکے ثواب کی برابری نہین کر سکتا۔ حدیث۔ ابی ہریرہؓ فرماتے ہین کہ حضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایکدن نفل کا روزہ اللہ کے واسطے رکھے اگر زمین بھر سونا اوسکو دیا جاوے تو بھی روزہ کے ثواب کے برابر نہین ہوگا روایت کیا اس کو ابویعلی اور بیہقی نے۔ سر یہ ہے کہ سونا متاع دنیا مین سے ہے اور ثواب آخرت کی نعمتون مین سے دنیا فانی اور آخرت باقی ہے فانی گو کیسی ہی بڑی چیز ہو مگر باقی کی برابری نہین کر سکتی۔ روزہ دوزخ سے بچانے کے لیئے سپر اور قلعہ ہے۔ حدیث ابی ہریرہؓ سے روایت ہے حضرتؐ نے فرمایا روزہ سپر ہے اور ایک مضبوط قلعہ ہے دوزخ سے بچانے کے لیئے۔ روزہ قیامت مین روزہ دار کی شفاعت کریگا۔ حدیث عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ روزہ اور قرآن قیامت مین اللہ تعالی کے حضور مین شفاعت کرینگے روزہ کہیگا خداوندا مین نے اسکو کھانے اور خواہش کی چیزون سے روکا اسکے حق مین شفاعت میری قبول ہو اور قرآن عرض کریگا مین نے اسکو راتون کے سونے سے باز رکھا میری شفاعت اسکے حق مین قبول فرما ان دونون کی شفاعت قبول کیجائیگی روایت کیا اسکو احمد اور طبرانی نے اسمین ترغیب ہے روزہ رکھنے کی اور راتون کو تلاوت کرنے کی جیسا مسلمانون کو تراویح مین حاصل ہوتا ہے۔ روزہ دار مستجاب الدعوات ہے

حدیث- ابی ھریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تین شخصون کی دعا رد نہین ہوتی روزہ دار جب افطار کرتا ہے اور حاکم انصاف والا اور مظلوم انکی دعائین بدلی کے اوپر اوٹھالی جاتی ہین اور دروازے آسمان کے کھول دیئے جاتے ہین اور اللہ فرماتا ہے قسم ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی کہ مین تیری مدد کرونگا اگرچہ تھوڑے زمانہ کے بعد ہو حدیث عبداللہ بن ملیکہ روایت کرتے ہین کہ حضرتؐ نے فرمایا روزہ دار کی افطار کے وقت ایک دعا رد نہین کیجاتی فطر کے معنی ہین پھاڑنے اور شق کرنے کے دن بھر روزے کیوجہ سے آنتون کا منہ بند رہتا ہے روزہ کھولتے وقت جو غذا پہونچتی ہے پہلے اوسی سے آنتونکا منہ کھلتا ہے اسلئے اوسکو افطار بولتے ہین۔ عبداللہ بن ملیکہ کہتے ہین کہ مین نے عمرو بن العاص کو سنا کہ وہ یون دعا مانگتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ یعنی اے اللہ تیری اوس رحمت کے ذریعہ سے جسمین ہر چیز کی سمائی ہے تجھسے مین سوال کرتا ہون کہ مجھے تو بخشدے۔ حدیث معاذ بن زہرہؓ روایت کرتے ہین کہ حضرت افطار کے وقت فرماتے اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ- یعنی اے اللہ تیرے ہی لیئے مینے روزہ رکھا اور تیری ہی دی ہوئی روزی پر افطار کیا۔ حدیث ابن عمرؓ کہتے ہین کہ حضرت افطار کے وقت یون فرماتے ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَ ابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی- یعنی پیاس جاتی رہی اور رگین تر ہوگئین اور اللہ نے چاہا تو بدلہ ثابت ہوگیا۔ اگر کسی دوسرے کے یہان روزہ افطار کرے تو یہ دعا پڑھے۔ اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰئِکَۃُ- روزہ دار کو پانچ بزرگی حاصل ہوتی ہین جو دوسریکو حاصل نہین ہین حدیث نسائی اور بیہقی نے روایت کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ دار

کے لئے پانچ فضیلتیں ہیں۔ اوّل ایک دعا اوسکی افطار کے وقت خواہ مخواہ قبول ہوتی
ہے۔ دوسرے اوسکا چپ رہنا دوسرون کی تسبیح کرنے کے برابر ہے ہر ہڈی اوسکی
تسبیح کرتی ہے۔ تیسرے ہر نیکی کا ثواب دوسری نیکی بہ نسبت اوسکو دونا ملتا ہے۔ چوتھے
روزہ کی حالت مین اوسکی دعا قبول ہوتی ہے۔ پانچوین گناہ اوسکے معاف ہوتے
ہین۔ **روزہ** ایسی عبادت ہے کہ اوسکے فرضاً ادا کرنیکے واسطے رمضان کا ایسا بزرگ
مہینہ کہ تمام مہینون سے افضل ہے مقرر کیا گیا یہی رمضان کا مہینہ ہے جسمین قرآن
اللہ کی کتاب اوتاری گئی۔ پھر اسمین یہ ہے کہ روزہ مین شہوت اور غضب وغیرہ
جسمانی بہیمی قوتین گھٹ جاتی ہین روحانی قوتین بڑھتی ہین اور رمضان کے مہینے مین
بھی روحانیت کا عالم مین ظہور ہوتا ہے قرآن جو روحانی غذا ہے اور تہذیب روحانی اوس سے
حاصل ہوتی ہے اسی مہینہ مین بھیجا گیا۔ ایک رات اسی مہینے مین ہے جسکو شب قدر
کہتے ہین اوس رات کو فرشتے اللہ کے اور روح عالم مین نازل ہوتی ہے۔ **رمضان** بعضے
کہتے ہین کہ اللہ کے نامون مین سے ایک نام ہے جسکے معنی صمد یعنی بے نیاز کے ہین اور
بعضے کہتے ہین کہ رمضان رمض سے مشتق ہے رمض کے معنی جلانے کے ہین یہ مہینہ بھی ظاہر مین
بہیمی قوتونکو جلاتا اور باطن مین گناہون کو محو کر دیتا ہے اسلیئے رمضان اس مہینہ کا نام ہوا
بعضے کہتے ہین کہ عرب نے جب مہینون کا نام رکھا تھا جس فصل مین جو مہینہ واقع ہوتا اوسکے
اعتبار سے نام رکھتے اُن دنون رمضان گرمیون مین واقع ہوا تھا اسلیئے رمضان اسکا نام
مقرر ہوا۔ رمضان کے قمری مہینے سے اعتبار کرنے مین یہ خوبی بھی ہے کہ یہ مہینہ قمری اعتبار
سے شمسی اور فصلی مہینون کی گردش آفتابی اور فصلی کیوجہ سے ہر مہینہ مین واقع ہوا کرتا
ہے تو شمسی اور فصلی ہر مہینے پاتے اپنے دورہ کے اعتبار سے اسکی برکات سے بہرہ یاب ہوتے

رہتے ہین۔ رمضان کا چاند دیکھے یا اور کسی مہینہ کا چاند تو یہ دعا پڑھے اللہ اکبر
اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ
لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ھِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ۔ **رمضان** وہ مہینہ ہے
جسکی آمد آمد کا خطبہ حضرت نے سنایا اور اوسمین اس مہینے کی خصوصیات بیان فرمائی **حدیث**
سلمان فارسی کہتے ہین کہ حضرت نے شعبان کے اخیر دن ہمکو اسطور سے خطبہ سنایا کہ اے
لوگو تم پر سایہ ڈالتا ہے ایک بڑی عظمت اور برکت کا مہینہ اوسمین ایک رات ہے جو ہزار
مہینے سے بہتر ہے اللہ نے اوسکے روزے فرض کیئے اور رات کا قیام نفل گردانا۔ جو
شخص نفل کے طور پر کوئی نیکی اس مہینے مین کرے اور دنون کے فرض کے برابر ہوا ور جو ایک
فرض ادا کرے اور دنون کے ستر فرض کے برابر ہو۔ وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے
آپسمین ایکدوسرے کی خبر لینے کا مہینہ ہے اس مہینہ مین مومن کی روزی زیادہ ہوتی ہے۔
(روزی باطنی تو یون زیادہ ہوتی ہے کہ ہر نیکی کا بدلہ زیادہ ہوجاتا ہے سونا اور چپ رہنا
بھی عبادت سمجھا جاتا ہے نیک کامونکی توفیق زیادہ ہوتی ہے۔ اور روزی ظاہری یون
زیادہ ہوتی ہے کہ بھوک کے بعد جو غذا کھائی جاتی ہے معدہ اوسکو خوب قبول کرتا ہے طبیعت اوسکے
ہضم کیطرف پوری توجہ کرتی ہے قوت ہاضمہ اپنا فعل پورا کرتی ہے اعضاء کو غذا نہایت
اچھی طرح سے پہونچتی ہے افطار اور سحر کے وقت جو کھاتے ہین اوسکا حساب نہین ہوگا)
جو کسی روزہ دار کا اس مہینے مین روزہ افطار کراے اوسکے گناہون کی بخشش ہو اور
دوزخ سے آزادی ہو اور اوسکو روزہ افطار کرنیوالے کے برابر ثواب ملے بغیر اسکے کہ روزہ
رکھنے والے کے ثواب مین کچھہ کمی کیجاوے۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم مین ہر شخص کو اسقدر
میسر نہین کہ روزہ دار کا روزہ افطار کراسکے آپ نے فرمایا کہ اوس شخص کو بھی اللہ یہ ثواب دیگا

جو کسی روزہ دار کا روزہ ایک چھوارے یا ایک گھونٹ دودھ یا پانی سے افطار کرائے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ اُسکے اوّل مین رحمت ہے اور درمیانمین مغفرت اور اخیر مین دوزخ سے آزادی ۔ یہ تین عشرہ عام انسان کی تین حالتون سے مشابہ ہین۔ ایک لڑکپن دوسری جوانی تیسری ضعف اور پیری۔ ابتدائی حالت قابل رحم ہوتی ہے اور جوانی کی حالت مین گو لغزشین اور نافرمانیان تولے بہیمیہ کے ہیجان سے ہوتی ہین مگر کریم کا کرم مقتضی عفو و مغفرت ہے جب رحمت اور مغفرت ہو چکی تب آزادی کے سوا رہا ہی کیا اسیطرح سالک کی تین حالتون کے ساتھ مشابہ ہے۔ سیر الی اللہ و سیر فی اللہ و سیر من اللہ یا رجوع اور عروج اور نزول۔ سیر الی اللہ اور نزول کی حالت ظاہر ہے کہ رحم کے قابل ہے اور سیر فی اللہ اور عروج کی حالت مین گو شطحیات اکثر مستغرقین سے صادر ہوتے ہین اور کبھی کبھی ادب ہاتھ سے جاتا رہتا ہے مگر بے اختیاری کیوجہ سے قابل مغفرت ہے۔ سیر من اللہ اور رجوع مقام عبدیت ہے جسکے مناسب آزادی ہے جو اپنے غلام کے کام کاج مین تخفیف کرے یعنی خدمت کم لے اللہ دوزخ سے اوسکو آزاد کرے۔ چار خصلتین اسمین زیادہ کیا کرو دو خصلتین وہ ہین جس سے اللہ تم سے خوش ہو اور دو خصلتین وہ ہین جسکے بغیر تمکو چارہ نہین۔ وہ دو خصلتین جس سے خدا خوش ہو یہ ہین کہ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دیا کرو اور استغفار کیا کرو اور وہ دو خصلتین جسکے بغیر چارہ نہین یہ ہین کہ جنت اللہ سے مانگتے رہو اور دوزخ سے پناہ چاہتے رہو اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کسی روزہ دار کا روزہ کھلائے حلال کمائی سے رمضان کی ہر راتون مین فرشتے اُسکے لیئے دعا کرین اور شب قدر کو جبرئیل اوس سے مصافحہ فرماوین اور جس سے جبرئیل مصافحہ کرتے ہین اوسکا دل رقیق ہو جاتا ہے اور آنکھ سے اوسکے آنسو زیادہ نکلتے ہین یہ رمضان ہی وہ مہینہ ہے

جسمین جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہین اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہین۔ حدیث ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہین اور دوزخ کے سب دروازے بند کر دیئے جاتے ہین اور شیاطین زنجیرون مین جکڑ بند کر دیئے جاتے ہین روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے۔ بیسر اسمین یہ ہے کہ کسی گھر کے دروازے وہ کہلاتے ہین جنکے ذریعہ سے اوس گھر مین جائین جنت مین جانے کے ذرائع یہی ہماری نیکیان ہین اور ظاہر ہے کہ اس مہینے مین لوگ نیکیان زیادہ کرتے ہین اسوجہ سے کہ گناہ کرنے کا ذریعہ اکثر قوت بہیمیہ کا ہیجان اور شہوت اور غضب کا غلبہ ہوتا ہے اور وہ روزہ کے سبب کم ہوجاتی ہے اور یہی وجہ ہے دوزخ کے دروازے بند ہونیکی اسلیئے کہ دوزخ کے دروازے یہی برائیان اور اللہ کی نافرمانیان ہین اور اوسکا سرچشمہ قوت بہیمیہ و شہوت ہے اور وہ روزہ مین ظاہر ہے کہ گھٹی رہتی ہے شیطان کے قید ہونے کی وجہ بھی یہی ہے کہ قوت شہوانیہ اور غضبانیہ یہی ہتیار ہین شیطان کے غالب آنیکے اور جب روزہ مین یہ قوتین گھٹ گئین تو گویا ایسا ہوا کہ جیسے کسی دشمن کے ہتیار چھین لیے یا توڑ ڈالے تو وہ کیا کر سکتا ہے دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ شیطان مشتق ہے شطن سے جسکے معنی دوری کے ہین شیطان حق سے دور ہے روزہ دار روزہ کیوجہ سے حق سے قریب ہوجاتا ہے اسواسطے کہ متخلق باخلاق اللہ ہوتا ہے اور جسقدر حق سے قریب ہوگا دشمنان حق اُس سے دور ہوجائینگے ؎ ہیچ کنجے بے دد و بے دام نیست ✤ جز بخلوتگاہ حق آرام نیست ✤ رمضان ہی وہ مہینہ ہے جسکے واسطے سال بھر جنت آراستہ کیجاتی ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت نے فرمایا جنت

سال بھر آراستہ کیجاتی ہے سال آیندہ کے رمضان کے لیئے جب پہلا دن اس مہینہ کا ہوتا ہے تو ایک ہوا عرش کے تلے سے چلتی ہے اور جنت کے درختون کو ہلاتی ہے حورین کہتی ہین کہ خداوندا اپنے بندونکو ہمارا زوج کردے کہ ہماری آنکھین ونسے ٹھنڈی ہون اون کی آنکھین ہم سے۔ رمضان ہی وہ مہینہ ہے کہ جو اسمین بخشا نگیا وہ سخت بے نصیب ہے۔

حدیث کعب بن عجرہ روایت کرتے ہین کہ حضرتؐ نے لوگونکو حکم دیا کہ منبر کے قریب آجاؤ جب لوگ پاس آگئے تو آپ پہلے درجہ پر منبر کے چڑھگئے اور آمین فرمایا پھر دوسرے درجہ پر چڑھے اور آمین فرمایا پھر تیسرے درجہ پر چڑھے اور آمین فرمایا جب اوترے تو لوگون نے عرض کیا کہ ہمنے آپ سے کبھی ایسی بات نہ سنی تھی جو آج سنی آپ نے فرمایا کہ جب مین پہلے درجہ پر گیا جبرئیل نے مجھسے عرض کیا اللہ کی رحمت سے دور ہو جسنے رمضان پایا اور اوسمین بخشا نگیا مین نے کہا آمین جب دوسرے درجہ پر گیا تو جبرئیل نے کہا کہ اللہ کی رحمت سے دور ہو جسکے سامنے آپکا ذکر ہوا اور آپ پر درود نہ بھیجے مین نے کہا آمین جب تیسرے درجہ پر چڑھا جبرئیل نے کہا اللہ کی رحمت سے دور ہو جسنے اپنے بوڑھے مان باپ کو یا ایک کو اونمین سے پایا اور اونہون نے اوسکو جنت مین داخل نکرایا مین نے کہا آمین روایت کیا اسکو حاکم نے۔ رمضان ہی وہ مہینہ ہے کہ جسمین روزہ رکھنے سے اگلے اور پچھلے سارے گناہ بخشے جاتے ہین۔

حدیث ابی ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا حضرتؐ نے کہ جو رمضان کا روزہ رکھے اعتقاد اور ثواب کی نیت سے اوسکے پچھلے سارے گناہ بخشدیئے جاتے ہین راویت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے۔ رمضان ہی وہ مہینہ ہے کہ جسمین ایک رات ہے جسکو لیلۃ القدر کہتے ہین یہ رات ہزار مہینے سے بڑھکر ہے فرمایا اللہ تعالی نے لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ یعنی شب قدر ہزار مہینے سے بڑھکر ہے اگر ہزار مہینے کے برابر ہوتی تو کیا کم تھی یہان ارشاد

ہوتا ہے کہ ہزار مہینے سے بڑھکر ہے اور یہ بھی مطلق ہے خدا جانے کسقدر بڑھکر ہے تَنَزَّلُ
الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ یعنی فرشتے اور روح اللہ کے حکم سے
اس رات میں اُترتے ہین روح بعضے کہتے ہین کہ جبرئیل کا نام ہے اور بعضے کہتے
ہین کہ دوسرے فرشتے ہین کہ اس رات کے سوا کبھی وہ ظاہر نہین ہوتے سَلٰمٌ ھِیَ
حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ صحیح و سالم ہے وہ رات طلوع فجر تک لیلۃ القدر کو قدر اسواسطے
کہتے ہین کہ قدر بمعنی عزت کے ہے اور یہ رات بھی ذی عزت ہے اسلیئے لیلۃ القدر کہلائی بعضے
کہتے ہین کہ قدر بمعنی تقدیر کے ہے اور اس رات کو سال بھر کی موت و حیات اور دیگر امور جو
ہونہار ہین اللہ کے پیمانے سے مقرر ہو جاتے ہین اسلئے اوسکو قدر کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ
قدر بمعنی تنگی کے ہے اور اس راتکو آسمان سے فرشتے اسقدر اوترتے ہین کہ زمین اونپر تنگی
کرتی ہے کذا فی فتح الباری۔ اس راتکو جبرئیل فرشتونکی جماعت کے ساتھ زمین پر آتے
ہین۔ **حدیث** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شب قدر کو
جبرئیل اللہ کے حکم سے فرشتونکی ایک جماعت کے ساتھ زمین پر آتے ہین اور اونکے ساتھ سبز
جھنڈا ہوتا ہے اوسکو کعبہ کی چھت پر گاڑ دیتے ہین جبرئیل کے سنو پر ہین اونمین سے دو پر ہین
کہ شب قدر کے سوا اور کبھی نہین پھیلاتے وہ مشرق سے مغرب تک گھیر لیتے ہین صبح
کے وقت جبرئیل فرشتون سے کہتے ہین کہ اَلرَّحِیْلُ اَلرَّحِیْلُ یعنی چلو فرشتے کہتے ہین
کہ اے جبرئیل اللہ نے امت محمدیہ صلعم کی حاجتون کے بارہ مین کیا معاملہ کیا جبرئیل کہتے
ہین کہ اللہ نے اونکی طرف آج نظر رحمت سے دیکھ لیا اور اونکے گناہ بخشدیئے اور چار گروہ کے
سوا سب کی مغفرت کردی لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ چار کون ہین آپنے فرمایا ایک
شراب پینے والا۔ دوسرے نافرمان ماں باپ کا۔ تیسرے ناتے دار و نسے ناتا کاٹنے والا

چوتھے کسی مسلمان سے بوجہ دنیا کے دل مین کینہ رکھنے والا- یہ وہ رات ہے کہ جسمین
عبادت کرنا پچھلے سارے گناہون کو بخشواتا ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے حضرت نے فرمایا جو شب قدر کو قیام کرے یعنی عبادت کرے اعتقاد کی راہ سے اور
ثواب کی نیت سے پچھلے سارے گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین روایت کیا اسکو بخاری نے
یہ رات باوجود ایسی فضیلت کے بتائی نہین گئی کہ کون سی رات ہے اسی بنا پر صحابہ کی اور
اور علما کی بھی رائین مختلف ہوگئین بعضون نے کہا کہ سال بھر مین ایک رات ہے بعضون نے
کہا رمضان بھر مین ایک رات ہے بعضون نے کہا کہ اول مین اور بعضون نے کہا اخیر
عشرہ مین بعضے قائل ہوئے کہ ہر سال بدلتی رہتی ہے کسی سال کسی تاریخ مین کسی سال کسی
تاریخ مین فتح الباری مین ۴۶ قول نقل کیے ہین اور سب قولون مین اس قول کو ترجیح دی
ہے کہ اخیر عشرہ کی طاق راتون مین سے کسی رات مین ہوتی ہے اور ہر سال بدلتی رہتی ہے اور
جمہور کے نزدیک زیادہ امید ستائیسوین رات کی ہے- حدیث صحیح بخاری مین ہے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کے اخیر عشرہ کی طاق راتون
مین ڈھونڈھو فتح الباری مین ہے کہ حضرت عمرؓ نے صحابہ کو جمع کر کے لیلۃ القدر کا حال
پوچھا اونہون نے بالاتفاق کہا کہ اخیر عشرہ مین ہے ابن عباس سے جو پوچھا تو اونہون
نے کہا کہ مین جانتا ہون کہ وہ کون رات ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کونسی رات ہے اونہون
نے کہا کہ اخیر عشرہ کی سات راتین گذر گئین ہون یا سات راتین باقی ہون یعنی تیئیس یا
ستائیس حضرت عمرؓ نے کہا تمنے کہان سے جانا اونہون نے کہا کہ اللہ نے سات
آسمان پیدا کیے اور سات زمین اور سات دن اور طواف اور رمی جمار وغیرہ سات سات
مقرر کیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اون سے فرمایا کہ تم ایسی بات سمجھے کہ ہم نہ سمجھے تھے

بخاری مین ہے کہ عبادہ بن صامت کہتے ہین کہ حضرتؐ شب قدر ہمکو بتانے کے لیئے نکلے
تھے دو مسلمان لڑتے تھے آپنے فرمایا کہ مین شب قدر بتانے کے لیئے نکلا تھا فلان اور فلان
لڑنے لگے اوسکا علم مجھ سے دور کر دیا گیا اور اسی مین بھلائی ہے۔ بھلائی یہ ہے کہ شب قدر
اگر بتا دیجاتی تو لوگ ایک ہی رات کی عبادت پر بھروسہ کر لیتے اور راتون کی عبادت سے محروم
رہتے ابتو شب قدر کی تمنا مین سال کی یا رمضان کی یا اخیر عشرہ کی تمام راتون مین ریاضت
اور عبادت کرتے ہین اور اوسکا ثواب پاتے ہین اَلْاَجْرُ بِقَدْرِ الْمَشَقَّةِ دوسرے
اگر وہ رات متعین ہوتی تو ایک ہی رات کی عبادت کر لینے سے اطمینان ہوجاتا کہ ہم نے
شب قدر پالی اور احتمال عجب و خود بینی کا تھا اور ابتو کھٹکے مین پڑے ہین کہ واللہ اعلم ملی یا نہین
حضرتؐ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یارسول اللہ شب قدر کا اگر پتہ لگے
تو کیا دعا مانگین آپنے فرمایا اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا۔ یعنی
اے اللہ تو بڑا بخشنے والا ہے اور بخشنے کو دوست رکھتا ہے اسلئے تو ہمین بخشدے۔ روایت
کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے۔ **رمضان** وہ مہینہ ہے کہ اسکے ایک روزہ کی برابری
تمام زمانہ کا روزہ نہین کرسکتا۔ **حدیث** ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جو شخص ایک دن رمضان کا بغیر اجازت اور بغیر مرض کے روزہ نرکھے تو کل زمانہ بھر
اگر روزہ رکھ ڈالے تو اوسکی قضا نہین کرسکتا یعنی قضا یا کفارہ سے گو معصیت
اوسکے ذمہ سے اوتر گئی مگر وہ ثواب جو رمضان کے روزہ مین ملتا نہین ملسکتا۔ **حدیث**
ابو مسعود غفاریؓ کہتے ہین کہ حضرتؐ کو مین نے سنا ایک دن فرماتے تھے کہ اگر بندے جان لیتے
کہ رمضان کیا ہے تو میری امت آرزو کرے کہ سال بھر رمضان رہے۔ **روزہ خصوصاً**
رمضان کا روزہ بڑی نعمت عظمی ہے جسکو اوسکے ادا کرنیکی توفیق ملی اوسکے حال پر

اللہ کی بڑی عنایت ہوئی اسلیئے اوسکی حفاظت کے لیئے بڑی کوشش کرنا چاہیئے کہ ثواب
کم ہونے پائے اوسکے سنت و مستحبات پورے پورے طور سے ادا ہوں منجملہ سنتوں کے
روزہ کے لیئے ایک سحر کا کھانا ہے اور سحر کھانے مین تاخیر کرنا بھی سنت ہے۔ حدیث عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سحر کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہو
حدیث ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سحر کھانا اسر برکت
ہے اسکو چھوڑو نہین اگرچہ ایک گھونٹ پانی پی لو اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے دعا کرتے
ہین سحر کھانے والونکے واسطے۔ حدیث حضرت عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے کہ
ایک شخص حضرت کے صحابہ مین سے حضرت کے حضور مین حاضر ہوئے آپ سحری کھا رہے تھے
آپنے فرمایا کہ یہ برکت اللہ نے تمکو دی ہے اسکو چھوڑو نہین روایت کیا اسکو نسائی نے۔ حدیث
حضرت عبد اللہ بن عباس فرماتے ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ دن کے روزہ رکھنے کے لیئے سحر
کھانے سے مدد لو اور رات کے قیام پر دن کے سونے سے بخاری و مسلم و ترمذی مین انس بن مالک سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سحر کھایا کرو اسلیئے کہ سحر کھانے مین برکت ہے۔ حدیث ثابت بن زید
سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہترین سحور تمر ہے اور اللہ رحم فرمائے سحر کھانیوالونپر
سنن ابی داؤد مین عرباض بن ساریہ سے روایت ہے اونہون نے کہا کہ مجھے حضرت نے
سحر کھانے کے لیئے رمضان مین بلایا اور فرمایا ھَلُمَّ اِلَی الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ۔ آؤ برکت والی
غذا کے لیئے۔ سحور ماخوذ ہے سحر سے سحر کے وقت کچھ کچھ لطیف اور خفیف روشنی دن کی
شروع ہوتی ہے اور رات کا اندھیرا رہتا ہے تو اسوقت تاریکی اور روشنی سے ملکر ایک
حالت ہوتی ہے تو غذا کو دن کے کھانے کو کہتے ہین مگر سحور کو حضرت نے دن کی تغلیب کے
لحاظ سے غذا فرمایا ہوگا یا اس لحاظ سے کہ سحر کا کھانا صبح کی غذا کے قائم مقام ہوتا ہے اسلیئے غذا ارشاد

فرمایا۔ افطار مین بھی تغلیب کا لحاظ ہے۔ فطور تو اصل مین صبح کے ناشتہ کرنے کو کہتے ہین
شام کے وقت بھی دن اور رات دونون کا لگاؤ ہوتا ہے تو دن کے تغلیب کے لحاظ سے
اوسوقت کی غذا کو فطور کے لفظ سے تعبیر کیا۔ سحور اخیر شب کے کھانے کو کہتے ہین اسیواسطے
سحر کھانے مین تاخیر کرنا سنت ہے۔ اول شب یا وسط شب مین جو کھایا جاوے سحر مین وسکا
شمار نہین سنت ادا نہوگی۔ سحر کھانے کو آپنے مبارک اسواسطے فرمایا کہ برکت کے معنی زیادتی
کے ہین اور سحر کھانے مین بہ نسبت اور کھانون کے بوجوہ زیادتی پائی جاتی ہے۔ اول مخالفت
اہل کتاب کی کہ وہ رات کو سونے کے بعد کھانا روزہ مین منع جانتے تھے یہ خاص ایک نعمت ہے
جو اللہ نے امت محمدیہ کو دی۔ دوسرے اس کھانیکا حساب نہین ہے تیسرے سحر کھانیوالے کے لیئے حضرت نے دعای رحمت
فرمائی۔ چوتھے فرشتے سحر کھانیوالونکے لیئے دعا کرتے ہین۔ پانچوین سحر کھانا ایک ایسی
عبادت کے لیئے معین ہے جو بیمثل ہے یعنی روزہ یہ فضیلت اور کھانون کو کہان حاصل ہے
اخیر شب مین سحر کھانیمین مصلحتین ہین حضرت حکیم امت تھے اسلئے امت کی آسانی کے لئے آپنے سحری کھانا
سنت فرمایا تاکہ روزہ رکھنے مین ہر شخص کو آسانی ہو اور اوسمین جسقدر قولی و فعلی تاکید فرمائی اور کسی کھانیمین
ایسا اہتمام نہین فرمایا خود سحر کھائی دوسرون کو کھانیکا حکم دیا ترک کی ممانعت کی کھانے
کے لیئے دوسرون کو بلایا ثواب کی امید دلاکر ترغیب دی اور فرمایا کہ یہ سحر کھانا محض امت محمدیہ
کے لیئے خاص ہے یعنی یا تو اور امتون کے لیئے نہ تھا یا تھا مگر اونھون نے اپنی راے کے
موافق بدل ڈالا۔ یا خاص ہونے کے یہ معنی ہین کہ سحر مین تاخیر کرنا اور سحر کھانیمین ثواب کا
حاصل ہونا اس امت کے لیئے خاص ہے۔ اگر اول شب مین یا وسط شب مین سحری کھانا مسنون
کیا جاتا تو اول اکثرون پر مشقت زیادہ ہوتی کہ نیند غالب رہتی اوٹھ نہ سکتے اور نیند کی حالت
مین کھاتے تو اچھی طرح کھا بھی نہ سکتے اگر کوشش کر کے اوٹھتے بھی تو احتمال تھا کہ پھر

سوجاتے تو نماز فجر کی فوت ہو جاتی ۔ دوسرے اول شب یا وسط شب مین کھا لینے سے پہلی
غذا جو افطار کے وقت کھائی تھی اگر ہضم نہوئی اور پہر سحر کھائی تو احتمال تداخل و تخمہ کا ہے اور اگر ہضم ہونے
کے بعد کھائے تو یہ غذا صبح تک ہضم ہو جائیگی اور صبح سے بھوک موجود ہو گی سحر کھانے کا
فائدہ پورا پورا نہوگا خصوصًا صفراوی مزاج لوگونکو زیادہ دیر تک بھوکا رہنا بیمار کر دیا کرتا ہے
ان مصلحتون سے سحر کھانا آخر شب مین سنت کیا گیا کہ نیند پوری کر کے اوٹھے کھانا بھی اطمینان
سے کھا بیٹے غذا کا اثر بھی دیر تک رہے بھوک کی تکلیف دن کو نہو نماز فجر اور تہجد پڑھنے کا
موقع باسانی ہاتھ آئے۔ اخیر شب مین رحمت کا نزول ہوتا ہے اوسکی برکات سے مستفید
ہو جیسے غذا ہضم ہو تو اللہ کی طاعت وعبادت کے حالت مین نہ خواب غفلت مین حضرتؐ
کے فعل ہزارون مصلحتون پر مبنی ہوتے ہین بخاری مین ہے کہ حضرتؐ کے سحر کھانے مین
اور فجر کی اذان مین اسقدر فرق ہوتا تھا کہ پچاس آیت پڑھی جاسکے (یہ اسوجہ سے ہوتا ہوگا
کہ سحر اخیر وقت مین تناول فرماتے ہون اور فجر بہت اول وقت اور آیتین ترتیل سے
پڑھی جاتی ہونگی لیکن ہر شخص کو وقت کی پہچان ایسی نہین ہوتی لہذا خوب تامل اور غور کرے
اور قریب قریب طلوع فجر کے سحری کھائے جب تک رات کا یقین ہو منجملہ ان سنتون کے
افطار کرنے مین جلدی کرنا ہے۔ آفتاب غروب ہو جانیکا جب یقین ہو فورًا روزہ کھولدالے
ستارہ نکلنے یا تاریکی پھیلنے کا انتظار نکرے۔ حدیث سہل بن سعد سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ بھلائی پر رہینگے جب تک افطار مین جلدی کرینگے روایت کیا
بخاری ومسلم وترمذی نے۔ حدیث اور انہین سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ میری امت میرے طریقہ پر اوسوقت تک رہیگی جب تک افطار کرنے کے لئے
ستارون کی انتظار نکرے روایت کیا اسکو حاکم نے مستدرک مین۔ حدیث ابی ہریرہؓ

سے روایت ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ میرے بندون مین
زیادہ دوست مجھے وہ بندے ہین جو زیادہ جلدی کرتے ہین افطار کرنیمین۔ حدیث
اور یعلی بن مرہ کہتے ہین کہ حضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزین ہین کہ اللہ اونکو دوست رکھتا
ہے افطار مین جلدی کرنا اور سحر کھانیمین دیر کرنا اور ایک ہاتھ کا دوسرے ہاتھ پر رکھنا نماز
مین۔ حدیث ابی ہریرہؓ فرماتے ہین کہ حضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ دین ہمیشہ غالب رہے گا
جب تک لوگ افطار کرنیمین جلدی کرینگے روایت کیا ابو داؤد اور ابن ماجہ نے۔ حدیث
سلمان بن عامر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے جو افطار کرے تو چھوارے پر
افطار کرے چھوارا نہ ملے تو پانی بہتر ہے۔ حدیث حضرت انسؓ فرماتے ہین کہ حضرتؐ
مغرب کی نماز پڑھنے سے پیشتر چند خرماے تازہ سے افطار کرتے تھے اگر تازہ خرما نہوتا تو
خشک چھوارے سے۔ خرما کی تخصیص اسواسطے ہے کہ مٹھاس طبیعت انسانی کے بہت موافق
ہے معدہ اوسکو خوب قبول کرتا ہے اور خرما سے بہتر عرب مین نفیس شیرینی آسانی ہر شخص کو
میسر نہین ہوسکتی تھی اور درخت خرما کو حضرتؐ نے انسان سے مشابہت دیا ہے اسوجہ سے
اوسکو انسان کے ساتھ مناسبت پائی جاتی ہے خرماے تازہ کو ترجیح اسوجہ سے ہے کہ اوسمین رطوبت
زیادہ ہوتی ہے اور روزہ کی خشکی اوس سے دفع ہوسکتی ہے اور خرماے تازہ ابھی قریب
قریب اوس عالم سے اس عالم مین آیا ہوا ہوتا ہے ایکمرتبہ مینہ برس رہا تھا حضرتؐ نے سر کو
مینھ کے پانی مین ترکرلیا لوگون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ یہ قریب العہد ہے اللہ سے
حضرتؐ کے زمانہ سے سلف صالحین تک روزہ کا افطار کرنا محض دلکے اطمینان پر ہوتا تھا کہ
جب آفتاب غروب ہونیکا اطمینان ہوا افطار کرڈالے نہ یہہ توپیں دا گھڑیان
تھین نہ طلوع غروب کی جنتریان ہمکو سلف صالحین کی پیروی لازم ہے

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم

افطار میں تعجیل کرنیکی حدیثون میں تاکید آئی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اولاً مقتضاے عبدیت یہ ہے کہ عبد پر جس صفت کا ظہور ہوا وسکے احکام کے جاری کرنیمین نہ فتور ہو نہ قصور ہو تجکب صائم کے اسم کا ظہور تھا کھانے اور پینے اور شہوات سے رکنا فرض تھا جب آفتاب غروب ہوا تو لازم ہے کہ بلا تاخیر فاطر یعنی افطار کرنیوالے کے حکم کو جاری کرے۔ **دوسری** تعجیل افطار مین اہل کتاب کی مخالفت ہے اور فرق باطلہ مین سے روافض کی۔ اور مقام عبدیت اور محبت اسبات کو چاہتا ہے کہ مالک کے مخالفون کی چال نہ چلے دوست کے دشمنون کا چلن نہ اختیار کرے۔ بعضے جلد افطار کرنیوالونکو طعناً حریص کہتے ہین یہ اونکی خوبی فہم ہے۔ حریص سہی تارک سنت تو نہین روزہ تو مکروہ نہین کرتے اہل کتاب اور روافض کے مشابہ تو نہین ہوتے۔ **ع**

گر طمع خواہد ز من سلطان دین ؎ خاک بر فرق قناعت بعد ازین ؎ **تیسرے** نماز مغرب کو حضرتؐ نے وتر النہار فرمایا ہے یعنی جیسے صلوٰۃ وترات کے واجب نمازونکی اخیر نماز ہے ویسا ہی نماز مغرب دن کے فرائض مین سب سے اخیر نماز ہے تاخیر افطار مین احتمال ہے کہ رات ہو جاوے تو نماز مغرب کا دن کے نماز مین شامل ہونا جاتا رہے اور اگر افطار بعد نماز کے ہو تو خلاف سنت ہے۔ صحیح بخاری اور دوسری صحاح کی کتابون مین ہے کہ حضرتؐ کچھ قلیل چیز سے مثل پانی یا کھجور کے افطار کر لیتے اور کھانا جو میسر ہوتا نماز مغرب کے بعد تناول فرماتے قبل نماز کے افطار کر لینے مین مصلحت یہ تھی کہ افطار مین تاخیر نہو اور کھانا بعد نماز کے تناول فرمانیمین یہ مصلحت تھی کہ نماز مغرب مین دیر نہو۔ دوسرے کھانا حق نفس ہے اور نماز حق اللہ حضرتؐ حق اللہ کو حق نفس پر ہمیشہ مقدم رکھتے۔ روزہ مین ایسی چیزونسے پرہیز کرے جس سے ثواب مین کمی ہو یا روزہ فاسد ہو کہ محض قضا یا کفارہ اور قضا دونون لازم آوے مثلاً فضول نہ بکے

غیبت نکرے اور کسی سے لڑے جھگڑے نہین - حدیث حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے جھوٹ بولنا اور فضول گوئی نہ چھوڑا اللہ کو کچھ حاجت
نہین کہ وہ بھوکا اور پیاسا رہے - حدیث اور بھی اونھین سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ بہت سے روزہ دار ہین کہ اونکو روزہ کا کچھ نتیجہ بھوک کے سوا حاصل نہین اور
بہت سے جاگنے والے ہین کہ اونکو رات کے جاگنے مین بجز جاگنے کے کچھ نتیجہ نہین حدیث
عبید مولےٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ دو عورتون نے حضرتؐ کے
زمانہ مین روزہ رکھا کسی نے حضرتؐ سے آکر کہا کہ دو عورتین روزہ دار ہین کہ پیاس سے قریب
ہلاکت پہونچ گئی ہین آپنے منہ پھیر لیا پھر اوسنے عرض کیا آپنے کچھ جواب ندیا پھر اوسنے عرض کیا آپنے اونکو بلوایا اور ایک
قدح منگا کر حکم دیا کہ قے کرین قے جو کی تو اوسمین خون اور پیپ اور گوشت کے ٹکڑے نکلے
آپنے فرمایا کہ یہ دونون حلال چیز سے تو روزہ رکھتین اور حرام سے افطار کرتین
دونون بیٹھکر آپسمین لوگون کے گوشت کھاتین یعنی غیبت کرتین لوگون کی برائیان اونکے
پیٹھ پیچھے بیان کرتین روایت کیا اسکو احمد نے اسیواسطے حضرات صوفیہ نے لکھا ہے کہ روزہ
تین طور کا ہوتا ہے - ایک عوام کا کہ کھانے اور پینے اور صحبت کے سوا غیبت کذب کسی
چیز سے پرہیز نہین کرتے نہ آنکھ کا روزہ ہے نہ کان کا نہ ہاتھ پیر کا - دوسرے
خواص کا روزہ ہے کہ وہ جسطرح کھانے اور پینے اور جماع کے ترک کرنیسے روزہ رکھتے ہین ویسے
ہی زبان کان آنکھ تمام اعضا سے روزہ رکھتے ہین یعنی کسی عضو سے حکم الٰہی کے خلاف
کوئی کام نہین لیتے تیسرے اخص الخواص کا روزہ ہے کہ وہ سارے اعضا کا تو روزہ رکھتے
ہی ہین دل مین ماسوی اللہ کا خیال بھی نہین آنے دیتے - حضرت مولانا فرماتے ہین

ہست روزہ ظاہر امساکِ طعام ‖ روزہ معنی توجہ دان تمام

این دہان بند کہ چیزے کم خورد | وان یہ بند چشم وغیرے نگرد
باش در روزہ شکیبا و صبر | دمبدم قوت خدا را منتظر
این نماز و روزہ و حج و جہاد | ہم گواہی دادن ست از اعتقاد

ظاہر ہے کہ جب روزہ مین حلال اور مباح چیزونکی ممانعت ہی تو غیبت وکذب وغیرہ بطریق اولی ممنوع ہونگے ورنہ ایسا ہوگا کہ غذائے حلال سے تو ممانعت ہو اور غلیظ کھانیکی اجازت ہو چند یہ روزہ نفس پر دشوار ہی مگر اللہ کا عذاب حق سے دوری اوس سے زیادہ دردانگیز ہے

گر جہاد و صوم سخت است و خشن | لیک این بہتر ز بعد ممتحن
لاشک این ترک ہوا تلخی دہ ست | لیک از تلخی بُعد حق بہ است
اے کہ صبرت نیست از دنیاے دون | صبر چون داری ز نعم الماہدون
اے کہ صبرت نیست از ناز و نعیم | صبر چون داری ز اللہ کریم
اے کہ صبرت نیست از پاک و پلید | صبر چون داری ازان کت آفرید

عبادت جسمانی ایک عام ہے دوسری خاص۔ عام سے مراد یہان اوس قسم کی عبادت ہے جسکے بجالانے پر کسی عضو کا دوسری طرف متوجہ کرنا جو اوس عبادت سے علیحدہ ہو درست نہین جسطرح نماز ہے۔ خاص وہ ہے جسکی تکلیف بالخصوص ایک ایک عضو کو دیگئی ہو اور اون احکام مخصوصہ کا تعلق خاص اوسی عضو کے ساتھ ہو جو اعضا کہ خاص خاص شرعی تکلیفون کے ساتھ مخصوص ہین جسم انسانی مین آٹھ ہین۔ آنکھ۔ کان۔ زبان۔ ہاتھ۔ پانون بطن۔ فرج۔ دل۔ ہر ایک عضو کے لئیے خاص خاص امر خاص خاص نہی ہے اوسی پر اوسکی بھلائی اور برائی کا دار مدار ہے۔ بعضے افعال ایسے ہین جنکے کرنے پر مدح اور نکرنے پر ذم عائد ہو جسطرح نماز وغیرہ اور بعضے وہ ہین کہ جنکے کرنے پر ذم اور ترک کرنے پر مدح مثلاً محرمات شرعیہ

بعضے وہ ہین کہ جنکے کرنے پر مدح تو ہو اور ترک کرنے پر ذم عائد نہو جیسے مستحبات۔ بعضے وہ ہین کہ جنکے کرنے نہ کرنے پر شرعاً مدح و ذم مرتب نہین جسطرح مباحات۔ ہر ایک فعل جو ان اعضا سے صادر ہوتے ہین انھین اقسام مین سے کسی مین داخل ہونگے۔ اسلیئے جس شخص کو اپنے دین کی نگاہداشت مدنظر ہے اون اعضا کے آفات اور بُرے نتائج کا جاننا اوسکے لیئے ضروری ہے مثلاً **زبان** ہے اوسکی آفتین غور کرنے سے اسّی سے کچھ اوپر او پر معلوم ہوتی ہین۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم اور اربعین مین بیس تک شمار کیا ہے اونکا مطلب حصر نہین۔ **آنکھ** کی آفتین قریب قریب بیس کے ہین۔ **کان** کی آفتین قریب قریب تیس کے سمجھ مین آئی ہین بلکہ جتنی آفتین زبان سے علاقہ رکھتی ہین وہ سننے کے اعتبار سے کان تک پہونچتی ہین اسلیئے کہ جسکا زبان سے کہنا منع ہے اوسکا سننا بھی منع ہے۔ **ہاتھ** کی آفتین چالیس تک شمار کیگئی ہین **پیٹ** کی آفتین بیس پچیس تک گنی گئی ہین۔ **شرمگاہ** کی آفتین دس بارہ تک گنی گئی ہین۔ گو شہوتِ فرج سخت بلائے بد ہے کہ انسان کو عقل سے بے بہرہ آنکھ سے اندھا کان سے بہرا کر دیتی ہے مگر فی حد ذاتہ بہ نسبت اور اعضا کے اپنے جذبات مین دوسرے اعضا کی پابند ہے۔ جب آنکھ سے کوئی صورت دیکھی یا باتین سنین یا حالات اور اوصاف سنکر علم ہوا یا ہاتھ سے بدن کا مس او سپر دل مین خطرہ اور وسوسہ پیدا ہو تب کہین اس قسم کی خواہش کا ہیجان ہوتا ہے۔ پھر اگر پیٹ خالی ہو بھوک غالب آوے تو نہ شہوت ہو نہ خواہش اسی لیئے حضرت حکیم امت نے امت کے لیئے روزہ کا نسخہ تجویز فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ شیطان بنی آدم کے بدن مین خون کی طرح دوڑتا ہے اوسکی راہونکو بھوک اور پیاس کے ذریعہ سے بندکرو۔ خدا نے فرصت دی اور توفیق سے نے رہبری فرمائی

تو انشاء اللہ تعالیٰ ان اعضا کے منفعتون اور مضرتون کے بیان مین ایک مستقل رسالہ لکھا جائیگا۔ گو امام غزالی رح وغیرہ کی تصانیف اسکے لیئے کافی ہے مگر شاید خدا کی عنایت ہے تو ایسے مضامین اسمین نظر آئین کہ دوسری جگہہ کم ملین۔ خواص کا روزہ نہین ہو سکتا جبتک ان اعضا کو تمام ممنوعات سے نہ روکین۔ اب کسی قدر ضروری مسائل مکروہات و مفسدات روزہ کے بھی لکھے جاتے ہین تاکہ فائدہ عام ہو۔

وہ چیزین جنسے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے

بلا عذر کوئی چیز چکھنا۔ عالمگیری۔ کوئی چیز بغیر عذر کے چبانا۔ عالمگیری۔ بوسہ لینا جبکہ صحبت کرنے یا انزال ہو جانیکا ڈر ہو۔ برجندی۔ عورت کے ہونٹھ چوسنا۔ عینی شرح ہدایہ۔ مباشرت فاحشہ جسمین انزال یا جماع کا ڈر ہو۔ عالمگیری (مباشرت فاحشہ اوسکو کہتے ہین کہ عورت مرد ننگے ایکدوسرے سے ملین اسطور سے کہ عورت کی شرمگاہ مرد کے شرمگاہ سے چھو جاوے) جھوٹ بولنا۔ ارکان۔ فحش کلام زبان پر لانا۔ ارکان۔ لڑنا۔ شرح سفر السعادت۔ کسی کی غیبت کرنا۔ ارکان۔ چغلی کرنا۔ صراط المستقیم۔ ٹھنڈک کیواسطے غسل کرنا۔ ارکان۔ تر کپڑا بدن پر رکھنا۔ ارکان۔ سر پر پانی بہانا۔ عالمگیری۔ شہد یا گھی یا دوسری چیز کو بلا ضرورت چکھنا۔ سراجیہ۔ بغیر وضو کے کلی کرنا۔ عالمگیری۔ یا ناک مین پانی ڈالنا ٹھنڈک کی غرض سے۔ مُنہ مین دیر تک پانی رکھنا۔ تھوک اپنے مُنہ مین جمع کرکے نگلجانا۔ مجمع البرکات۔ پانی کے اندر حدث کرنا۔ عالمگیری۔ استنجا کرنے مین مبالغہ کرنا۔ سراج الوہاج۔

وہ چیزین جنسے روزہ مکروہ نہین ہوتا لوگ گمان کرتے ہین کہ مکروہ ہوا۔

سرمہ لگانا جب آرایش کا خوف نہو ورنہ مکروہ ہے اور اس کراہیت مین روزہ دار اور بے روزہ دار برابر ہین۔ عالمگیری۔ تیل لگانا۔ مجمع البرکات۔ مسواک کرنا تر ہو یا خشک قبل زوال

کے ہو یا بعد زوال کے ۔ سراجیہ ۔ بوسہ لینا اگر انزال یا جماع کا ڈر ہو ۔ عالمگیری ۔ کسی چیز کا چکھنا جسکا خرید نا منظور ہو اور بغیر چکھے اوسکی برائی بھلائی نہ معلوم ہو سکتی ہو اور اوسمین اسکا نقصان متصور ہو ۔ برجندی ۔ گلاب کا پھول یا عطر سونگھنا ۔ مجمع البرکات ۔ کسی چیز کا چبانا یا چکھنا عذر کے سبب سے ۔ عالمگیری ۔ پچھنے لگانا اگر ضعف کا خوف نہ ہو ۔ مجمع البرکات ۔ عورت کا چھونا اگر انزال یا جماع کا ڈر نہو ۔ عالمگیری ۔

وہ چیزین جنسے روزہ فاسد نہین ہوتا

بھولے سے پانی پینا ۔ ہدایہ ۔ یا کچھ کھانا ۔ وقایہ ۔ یا صحبت کرنا ۔ کنز الدقائق ۔ عورت کے خیال کرنے سے یا اوسکی شرمگاہ کی طرف دیکھنے سے منی کا خارج ہو جانا ۔ عالمگیری ۔ بالو نمین یا بدنمین تیل لگانا ۔ ہدایہ ۔ قئے خود بخود آنا منہ بھر کر ہو یا کم پھر لوٹکر پیٹ مین جاتی ہے یا نہین ۔ ارکان ۔ احتلام ہو جانا ۔ ہدایہ ۔ قصداً یا بہ تکلف روزہ کی حالت مین تھوڑی قے کرنا کہ منہ بھر کر نہو ۔ درمختار ۔ صبح تک جنابت سے رہنا یا تمام دن جنابت سے رہنا ۔ درمختار ۔ اپنے سوراخ ذکر مین تیل یا پانی ٹپکانا ۔ درمختار ۔ اپنے کانومین پانی ٹپکانا یا خود بخود کانون مین پانی کا آجانا ۔ ارکان ۔ عطر یا کوئی دوسری خوشبو سونگھنا ۔ سراج المنیر ۔ بوسہ لینا جبتک انزال نہو ۔ درمختار ۔ مساس کرنا جبتک انزال نہو ۔ درمختار ۔ ایک تل یا اوسکے برابر کوئی چیز خارج سے لیکر چبانا بشرطیکہ مزہ اوسکا حلق مین نہ پایا جاتا ہو اگر مزہ اوسکا حلق مین پایا جاوے روزہ فاسد ہو ۔ درمختار ۔ منہ مین پانی لینا اور اوسکی شیرینی حلق مین پہونچانا ۔ عینی شرح ہدایہ ۔ آنکھ مین دوا ٹپکانا گو اوسکا مزہ حلق مین بھی پایا جاوے ۔ عالمگیری ۔ ٹھنڈے پانی سے نہانا اگرچہ ٹھنڈک اوسکی اندر بھی پائی جاوے ۔ عالمگیری ۔ پانی مین غوطہ مارنا اگرچہ کانون مین بھی پانی چلا جاوے ۔ عینی شرح ہدایہ ۔ آنسو یا پسینا ایک دو قطرہ حلق مین

چلا جانا۔ عالمگیری۔ افطار کرنے کا ارادہ کرنا اور کوئی چیز مفطر استعمال کرنا عالمگیری
جو پانی ناک مین ڈالا جاوے اوسکا منہ مین آجانا قنیہ۔ فصد لینا۔ عینی سحر کھانا ایسی حالت مین
کہ فجر ہوجانے مین شک ہو۔ ارکان۔ صحبت کرنا چارپایہ سے یا مردہ سے یا غیر قبل و دبر مین جیسے
پیٹ یا ران مین یا جلق لگانا بشرطیکہ انزال ہو۔ درمختار۔ بھولے سے یا قبل طلوع صبح صادق
کے صحبت کی جب یاد آگیا یا صبح طلوع ہوئی فوراً ذکر کو نکال لیا۔ اگر ان دونون صورتون مین
روزہ یاد آئے یا طلوع صبح صادق کے بعد ذکر کو نکال نہین لیا یہانتک کہ انزال ہو گیا علما کا
اسمین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ اوسپر محض قضا واجب ہوگی نہ کفارہ اور بعضے کہتے
ہین کہ اگر ٹھہر گیا اور حرکت دی فقط قضا ہے اور اگر حرکت دی کفارہ بھی لازم ہے مجمع البرکات
پیٹ مین جانا پانی کی تری کا جو بعد کلی کرنے کے باقی ہو۔ عالمگیری۔ جو بلغم دماغ سے آوے
اوسکا حلق سے نیچے اوتارنا۔ مجمع البرکات۔ کسی گنار کا دماغ مین یا پیٹ مین چلا جانا پیٹ یا سر کے
زخم کے راہ سے۔ برجندی۔ مسامات کے ذریعہ سے کسی چیز کی تری کا اندر کے جانب
پہونچنا۔ شرح ابی المکارم۔ کسی عورت نے کسی مرد سے مساس کیا اور انزال ہوگیا۔
مجمع البرکات۔ جو خون کہ دانتون سے نکلا حلق مین چلا گیا لیکن پیٹ مین نہ گیا۔
تنویر الابصار۔ اگر پیٹ مین چلا گیا اور لعاب دہن غالب ہے تو بھی روزہ فاسد
نہین ہوگا۔ اور اگر دونون برابر ہون یا خون غالب ہو روزہ فاسد ہو جاوے گا۔
درمختار۔ مرد یا عورت کا خشک انگلی قبل یا دبر مین داخل کرنا اگر تر ہو روزہ فاسد ہوجائیگا
درمختار۔ سرمہ جو آنکھ مین لگایا اوسکا اثر لعاب دہن مین ظاہر ہوا۔ مجمع البرکات
کسی تاگے کو کئی بار تھوک سے تر کرنا اگر تاگا رنگین ہو اور رنگ اوسکا تھوک کے ساتھ
ملجاوے اور اوسکو جانکر حلق سے نیچے لیجاوے روزہ فاسد ہو جاوے۔ درمختار۔

جن صورتون مین قضا و کفارہ دونون لازم آتا ہے

صحبت کرنا زندہ آدمی کے ساتھ قبل مین یا دبر مین انزال ہوا یا نہو۔ درمختار۔ قصداً جماع کرنا قبل مین ہو یا دبر مین انزال ہوا یا نہو۔ درمختار۔ کوئی چیز قصداً کھانا یا پینا پانی ہو یا دوا یا غذا۔ **وقایہ**۔ پچھنا لیا یا فصد لی یا عورت کو مساس کیا اور انزال نہین ہوا پھر یہ خیال کیا کہ روزہ فاسد ہوگیا اور کچھ قصداً کھالیا۔ درمختار۔ اپنے کسی محبوب کا تھوک نگلجانا۔ درمختار۔ بدبودار گوشت قصداً کھالیا۔ **عینی**۔ گل ارمنی یا کوئی دوسری مٹی جو دوا اگر کھائی جاتی ہے کھالی۔ **عالمگیری**۔ سحر کھائی ایسی حالتین کہ طلوع صبح صادق کا گمان غالب تھا اور فجر نہونیکا احتمال ضعیف اور واقع مین فجر تھی۔ **ارکان**۔ افطار کیا جبکہ آفتاب کے ہونیکا شبہہ تھا اور سکے بعد معلوم ہوا کہ آفتاب نہین ڈوبا۔ **عالمگیری**۔ تر بادام نگل گیا۔ **عالمگیری**۔ کسی پاگل عورت کے ساتھ صحبت کی۔ **برجندی**۔ جماع کرایا بالغہ عورت نے کسی پاگل مرد یا لڑکے سے قصداً۔ **برجندی**۔ خودبخود قے آئی اور یہ سمجھا کہ روزہ جاتا رہا پھر جانکر کچھ کھالیا۔ **مجمع البرکات**۔ کوئی چیز کھائی مثل روٹی یا تیل یا دودھ یا آب خیار وغیرہ کے۔ **عالمگیری**۔ بعد فجر کاذب کے سحر کھائی اور سمجھا کہ روزہ فاسد ہوگیا صبح صادق کے بعد پھر کھالیا۔ **قنیہ**۔ مرد نے عورت کی زبردستی سے رمضان کے دن مین صحبت کی۔ **واقعات حسامیہ**۔ جو عورت کہ جانتی ہو کہ صبح صادق ہوگئی اور اپنے شوہر سے نہ بتائے اور شوہر بغیر جانے ہوئے صحبت کرے عورت پر کفارہ واجب ہے۔ **واقعات**۔ سرمہ لگایا یا تیل لگایا یا احتلام ہوا یا شہوت سے دیکھا اور انزال ہوگیا پھر یہ سمجھا کہ روزہ فاسد ہوگیا قصداً کچھ کھایا یا پیا یا جماع کیا۔ خربزہ کا چھلکا ایسا جس سے آدمی کو نفرت نہوتی ہو کھالیا۔ **عالمگیری**۔ ایک عورت نے بعد نیت کے افطار کیا اس خیال سے کہ حیض کا دن ہے حالانکہ وہ دن حیض کا نہ تھا۔ **فتاوی قاضیخان**۔ بادام یا اخروٹ خشک یا تر چباکر کھایا یا نیشکر کو چوسا کہ

اوسکا پانی حلق مین پہونچا۔ عالمگیری۔

جن صورتون مین محض قضا واجب ہوتی ہی اور کفارہ نہین لازم آتا

روزہ یاد تھا کلی کی۔ پانی حلق مین چلا گیا۔ شرح ابی المکارم۔ حقنہ لیا فتاوی قاضیخان

کوئی چیز دوا یا پانی کسیطرح ناک مین چھوڑی۔ درمختار۔ کان مین دوا قطرہ قطرہ چھوڑی

حاشیہ چلپی علی شرح الوقایہ سفر کی نیت کرنیکے بعد پھر افطار کیا۔ مجمع البرکات۔

روزہ یاد تھا اور بہ تکلیف قے کی منہ بھر کر۔ درمختار۔ قے مین علما کا اختلاف ہے بعضے کہتے

ہین کہ قے سے بالکل روزہ نہین جاتا کم ہو یا زیادہ قصداً ہو یا بلاقصد یہ بعض مالکیہ کا مذہب

ہے اور بعض کے نزدیک قے سے روزہ جاتا رہتا ہے کسیطرح سے ہو اور جمہور کے نزدیک

قے بلاارادہ آوے تو روزہ نہین جاتا اور قصداً قے کرے زیادہ ہو تو روزہ جاتا رہتا ہے

کم ہو تو نہین کذا فی فتح الباری۔ منشا اختلاف کا یون سمجھ مین آتا ہے کہ اس عالم

اجسام مین انسان کے لیئے جسمانی روحانی کسبی وہبی کمالات کا حاصل ہونا بقاے بدن

کے ساتھ وابستہ ہے اور بقاے بدن کا دار مدار ایسی غذا کے حاصل ہونے پر ہے جسمین

جزو بدن ہونیکی صلاحیت اور بدن کے ساتھ مشابہت پیدا کرنیکی قابلیت ہو۔ غذا کا خزانہ کہئے

یا متکفل معدہ ہے نفس ناطقہ مدبر بدن ہے اور طبیعت اوسکی خادم جب معدہ مین ایسی غذا

مجتمع ہو جس مین کسیوجہ سے بدن کے فاسد کرنیکا احتمال ہو طبیعت اوسکو قے کے ذریعہ سے بوسیلۂ

قوت دافعہ دفع کرتی ہے تو جسطرح غذاے صالح کے حاصل کرنے سے بدن کا فائدہ مقصود

اوسی طرح غذاے فاسد کے دفع کرنے سے نفع حاصل اور روزہ سے مقصود قوت جسمانی کا گھٹانا ہے

تاکہ روحانی قوتین بڑھین اس بنا پر جسنے یہ لحاظ کیا کہ خارج ہونے کے وقت غذا کا گذر اوسی

راہ سے ہوتا ہے جدھر سے داخل ہونے کے وقت ہوا تھا اور اوسکے دفع ہونے سے بدن کا

نفع متصور ہے اوسنے مطلقاً قے کو مفسد کہا۔ ہان قلیل ہو تو اوس سے فائدہ بھی ایسا ہوگا جو
اعتبار کے قابل نہین اسلیئے مفسد نہین۔ جنہون نے یہ خیال کیا کہ خروج اور دخول مین فرق ہے
قے سے فائدہ بالذات نہین حاصل ہوتا بلکہ بالعرض کہ غذاے فاسد کے دفع ہونے سے بدن
مین غذاے صحیح کے حاصل کرنیکی قابلیت پیدا ہوتی ہے روزہ مین اگر ممنوع ہے تو کسی چیز کا
جوف مین داخل ہونا اسلیئے وہ قائل ہوئے کہ مطلقاً مفسد نہین۔ اور جنہون نے یہ خیال
کیا کہ جو امور طبیعت بلا ارادہ اصلاح کے لیئے کرتی ہے بمقتضاے طبع وہ تکلیفات شرعیہ سے
باہر ہے۔ قے جو خود بخود آتی ہے وہ بلا اختیاری ہے اسلیئے وہ مفسد نہین۔ ہان روزہ دار
خود قصداً بنظر اصلاح بدن قے کرے تو بیشک اوسنے قے کے ذریعہ سے دفع مضرت اور
حصول منفعت بدنی کا قصد کیا تو غذاے فاسد کا معدہ سے خارج کرنا ایسا ہوگا جیسا غذاے
صالح کا پہونچانا اسلیئے اونہون نے قے کرنیکو مفسد کہا اگر کثیر ہو نہ قے ہونیکو۔ حدیث
حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسپر روزہ کی حالت مین قے غلبہ
کرے اوسپر قضا نہین اور اگر قصداً قے کرے تو قضا کرے روایت کیا ترمذی اور ابو داود
نے سحر کھائی یا افطار کیا رات کے شبہہ سے اور واقع مین فجر تھی یا آفتاب غروب نہوا تھا۔
تنویر الابصار۔ کچھ کھایا یا پیا یا جماع کیا بھولنے سے پھر یہ گمان ہوا کہ روزہ فاسد
ہوگیا اور قصداً کھالیا۔ فتاوی قاضیخان۔ کسی عورت کے ساتھ سونے کی حالت
مین کسی نے صحبت کی تنویر الابصار۔ تمام رمضان مین نہ روزہ کی نیت کی نہ دن کو
کچھ کھایا پیا۔ ہدایہ۔ پانی یا برف کا قطرہ حلق مین چلا گیا۔ ہدایہ۔ حاملہ عورت یا دودھ
پلانے والی اگر روزہ اوسکو یا اوسکے بچہ کو نقصان کرتا ہو تو نہ رکھے مسافر کو اختیار
ہے روزہ رکھے یا افطار کرے۔ باقی یہ بات کہ افطار افضل ہے یا روزہ یا دونون برابر ہین

اسمین تین قول ہین بعضون نے پہلا قول اختیار کیا بعضون نے دوسرا بعضون نے تیسرا۔ اسرار اسمین یہ ہے کہ جنہون نے یہ لحاظ کیا کہ روزہ مین شان صمدیت کا ظہور ہے اور اوسکی صفت ہے لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً اور صمدیت اور بے مثلی دونون صفت حق ہین اور صفت حق بہرحال افضل ہے اسلیئے روزہ کی افضلیت کے قائل ہوتے اور جنہون نے یہ خیال کیا کہ افطار مین کھانے پینے کی حاجت ہوتی ہے خصوصًا مسافر اور مریض کو زیادہ تقویت کی ضرورت ہے اور احتیاج مقام عبدیت کے مناسب ہے اونہون نے افطار کو افضل بتایا۔ اور جنکو یہ خیال ہوا کہ روزہ مین اگر صمدیت کی شان کا ظہور ہے تو افطار مین فاطر کے اسم کا انبساط ہے اور یہ دونون اسماے حق مین سے ہین اور اسماے حق مین بحیثیت انتساب الی الذات کے تفاضل نہین اس لحاظ سے اونہون نے دونونکو مساوی رکھا۔ پتھر یا خاک یا چھوارے کی گٹھلی یا ڈھیلا یا روئی یا گھاس یا کاغذ یا اخروٹ تر یا خشک یا بادام خشک یا تر یا انڈا وغیرہ مع چھلکے کے یا مونگ یا مسور کا دانہ یا چاول نگل گیا۔ اپنے محبوب کے علاوہ دوسرے کا تھوک نگل گیا۔ سوتے مین پانی پیا یا چنے سے کم گوشت تھا منہ سے نکالکر پھر کھالیا۔ تماکو کا دھوان حلق مین داخل کیا یا افطار کیا یا سحری کھائی اور آفتاب کے غروب ہوجانیکا یا رات کے باقی رہنے کا یقین تھا پھر معلوم ہوا کہ دونون صورتون مین غلطی تھی۔ روزہ دار کے کھانے کے وقت کسی نے کہا کہ تم روزہ دار ہو کہا کہ مین روزہ دار نہین ہون اور کھالیا۔ پھر یاد آیا کہ روزہ تھا۔ کسی عورت نے اپنی فرج مین روئی داخل کی اس صورت سے کہ باہر کچھہ نہ معلوم ہوتی تھی کسی نے زبردستی صحبت کی جو عورت کہ اوس سے زبردستی صحبت کیجاوے اور اسکے بعد وہ راضی ہوجاوے یا راضی نہ ہو مکھی خود پکڑ کر کھالیا۔ اپنے ذکر کا علاج اپنے ہاتھہ سے

کرتا تھا یا عورت کے ہاتھ سے اور انزال ہوا۔ گوندھا ہوا آٹا کھا لیا۔ عورت نے ایک
ایک قطرہ اپنی فرج مین پانی یا تیل ٹپکایا یا نہانے کے وقت پانی نگل گیا۔ کسی نے کوئی
چیز روزہ دار کیطرف پھینکی اور وہ روزہ دار کے منہ مین پڑ گئی۔ ایک شخص نے اپنی عورت
سے کہا کہ دیکھو فجر ہوئی کہ نہین اوسنے دیکھا اور کہا کہ نہین اوسنے اوسکے ساتھ صحبت
کی پھر معلوم ہوا کہ فجر طلوع ہو گئی ہے مرد کے اوپر کفارہ نہین سحر کے وقت ایک
جماعت آئی اور کہا کہ فجر طلوع ہو گئی اور اوس شخص نے بخیال فساد روزہ اوسکے بعد
پھر کھایا پھر معلوم ہوا کہ پہلا کھانا قبل طلوع فجر کے تھا اور دوسرا بعد طلوع فجر کے۔ ذکر پر
کپڑا لپیٹ کر صحبت کی کسی دوسرے کا چبایا ہوا لقمہ نگل گیا۔ سر دھونے کی مٹی کھالی۔ اگر اوسکے
کھانے کی عادت ہے تو کفارہ بھی لازم آئیگا۔ بعد طلوع فجر کے بقیہ لقمہ سحر کو منہ سے نکالکر
پھر کھا لیا۔ رمضان کی پیشوائی کے لیئے ایکدن روزہ نہ رکھے ہان جسکی ہمیشہ اوسدن عادت
روزہ رکھنے کی ہو اور وہ دن شک کا ہو گیا تو نفل کی نیت سے روزہ رکھنا درست ہے یا
خاص لوگ نفل کی نیت کر کے رکھین تو بھی درست ہے۔ روزہ ایک ایسی عبادت ہے کہ
اگلی امتون مین بھی مقرر تھی اون لوگون نے خیال کیا کہ روزہ کا مقصود اصلی تو نفس کا
مقہور کرنا ہے تو جسقدر مقہوریت زیادہ ہو بہتر ہے اس خیال مین محض اپنی رائے سے نئی نئی
باتین روزہ مین ایجاد کین کہین کمیت مین بڑھا دیا کہین کیفیت مین منجملہ زیادتی کمیت کے ایک فرض
روزہ کے پیشوائی کا روزہ ہے یا یوم شک کا روزہ کیفیت مین زیادتی مثل صوم وصال کے
اون لوگون کی نظر مین وہ مصلحتین نہ آئین جو اعتدالی حالت کے نگاہ رکھنے مین ملحوظ تھین
حضرت سرور کائنات نے اون نئی ایجادون کے دفع کرنے مین اہتمام بلیغ فرمایا اور جسمین
نئی ایجاد ہونیکا لگاؤ بھی پایا جاتا تھا اوسکی ممانعت کر دی تاکہ احکام منزل من اللہ

مین ہرگز کسی بشر کی راے کی گنجایش نہ رہے اسی لیئے صوم وصال کی یوم شک کے روزہ کی اور پیشوائی کے روزہ کی ممانعت کی سحر مین تاخیر افطار مین تعجیل کا حکم دیا ❊

تراویح پڑھنا رمضان کی راتون مین سنت قولی و فعلی حضرت کی ہے

حدیث روایت ہے ابی ہریرہؓ سے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قیام کرے رمضان کی راتون مین اعتقاد اور ثواب کی نیت سے اوسکے پچھلے گناہ بخشے جاتین تراویح سنت موکدہ ہے اسواسطے کہ خلفاے راشدین نے اوسپر مواظبت کی اور حضرت نے فرمایا عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ - یعنی تم لازم کرو اپنے اوپر میری سنت کو اور خلفاے راشدین کی سنت کو حضرت نے لوگون کو تراویح پڑھنے کی ترغیب دی حکم نہین دیا اس خیال سے کہ فرض نہو جاے اور امت کو اوسکے بجالانے مین تکلیف ہو جیسا کہ ابوداود نے ابی ہریرہؓ سے روایت کی ہے۔ **حدیث** كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةٍ - یعنی حضرت لوگونکو قیام رمضان یعنی تراویح کی ترغیب دیتے عزیمتًا حکم نہ فرماتے۔ **حدیث** حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے مسجد مین نماز پڑھی اور آپکے ساتھ اور لوگون نے پڑھی دوسری رات پھر پڑھی اور جماعت زیادہ ہوئی تیسری رات کو پھر لوگ جمع ہوے آپ برآمد نہوے جب صبح ہوئی تو فرمایا کہ تمھارا جمع ہونا مین نے دیکھا تھا مجھے نکلنے سے کوئی امر مانع نہوا بجز اسکے کہ مجھے خوف ہوا کہین فرض نہو جاے روایت کیا اسکو مالک نے موطا مین اور بخاری نے۔ **حدیث** حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ مین اسکا اہتمام کیا چنانچہ عبدالرحمن بن عبدالقاری سے موطا مین روایت ہے وہ کہتے ہین کہ

مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھہ رمضان مین مسجد کیطرف نکلا لوگ متفرق تھے
کوئی تنہا پڑھتا اور کسی کے ساتھہ دو چار آدمی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
یہ سب اگر ایک قاری کے ساتھہ جمع ہوکر پڑھین تو اچھا ہو آپ نے ابی بن کعب رض
کو امام بنایا اور سبھون کو انکا مقتدی بنایا۔ دوسری رات کو جو نکلے تو
لوگ ایک قاری کے ساتھہ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا کیا اچھی نئی بات
ہے یہ **حدیث** امام مالک نے زید بن رومان سے روایت کی کہ لوگ حضرت
عمرؓ کے زمانہ مین قیام کرتے تھے تیئیس ۲۳ رکعت کے ساتھہ اور ارشاد الساری مین ہے
کہ بیہقی نے سنن مین بسند صحیح سائبؓ بن زید سے روایت کیا کہ کہا اونہون
نے کہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین بیس ۲۰ رکعت پڑھا کرتے تھے اور شامی
مین ہے کہ یہی بیس رکعت پڑھنا قول ہے جمہور کا اور اسی پر عمل ہے شرقاً و غرباً اور
ابن ابی شیبہ نے مسند مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم رمضان مین بیس رکعت پڑھتے تھے اور وتر
اور بیہقی نے بھی ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
رمضان مین بغیر جماعت کے بیس رکعت پڑھتے تھے اور وتر گو یہ حدیث ضعیف
ہے اسواسطے کہ ابراہیم ابو شیبہ راوی ضعیف متکلم فیہ ہین مگر فضائل اعمال مین حدیث
ضعیف پر عمل کرنا درست ہے خصوصاً جب خلفاے راشدین کی مواظبت تشریعی
بیس پر ثابت ہے اور حضرتؐ نے فرمایا عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ
پس بیس رکعت سنت ہوگی اور اسی پر جمہور مسلمین کا عرباً و عجماً و شرقاً و غرباً عمل ہے
اسلام کے نام لیوا لوگون مین دو فرقے تراویح کے دشمن ہین ایک شیعہ دوسرے وہابیہ

شیعہ بیسون کو بُرا جانتے ہین اور اوسکو سنت عمری گردانتے ہین۔ اور وہابیہ بیس کو
آٹھ کبھی کبھی پڑھتے ہین مگر ہمیشہ سے اور مواظبت کے ساتھ روز روز پڑھنے سے چڑھتے
ہین غرض یہ ہے کہ کسی حیلہ بہانہ سے مسلمانون کو ثواب سے باز رکھین۔ تراویح پڑھنے
مین کثرت سے جماعت ملتی۔ قرآن سنتے سناتے۔ رمضان مین نفل کا ثواب فرض کا ہوتا
ہے تراویح پڑھنے مین ثواب زیادہ ملتا مسجدون مین آتے آنیکا ثواب ملتا۔ ان سب
نیکیون سے محروم رہے یہ اونسے کچھ تعجب نہین۔ اس فرقہ کے ایک بڑے کہن سال
مولوی نے کثرت عبادت کو بدعت لکھا ہے تعجب ہے جب کثرت عبادت جسکے لیئے جن و انس
بنائے گئے بدعت ٹھہری تو پھر اب کونسی چیز بدعت سے خالی رہیگی ؏ گر مسلمانی
ہمین است کہ حافظ دارد ٭ وائے گر از پس امروز بود فردائے ٭ وہابیہ گو برا مانین مگر ابن تیمیہ
نے کہ جسکو وہابیہ بھی مرشد جانتے ہین منہاج السنۃ مین ہمیشہ ہونا اسکا مان لیا ہے
لکھتے ہین کہ اگر یہ بدعت ہوتی تو حضرت علیؓ اسکو باطل کردیتے جبکہ وہ کوفہ مین امیر تھے
جب حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا قاعدہ جاری رکھا
تو معلوم ہوا کہ مستحب ہے بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ روشن کرے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر جیسا اونہون نے ہمارے مسجدون کو روشن کیا۔ اور عبدالرحمن رح
بن سلمی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاریون کو جمع کیا رمضان مین اور
ایک شخص کو حکم دیا کہ بیس رکعت نماز پڑھاوین اور آپنے وتر پڑھائی اور حضرت شاہ ولی اللہ حجۃ البالغہ
مین لکھتے ہین کہ وَعَدَدُہٗ عِشْرُوْنَ رَکْعَۃً یعنی تراویح کا عدد بیس رکعت ہے۔
رمضان مین قیام یعنی تراویح کے سنت ہونے مین یہ حکمت ہے کہ مسلمانون کو فرشتون سے
مناسبت حاصل ہو فرشتے کہاتے پیتے صحبت نہین کرتے سوتے نہین ہمیشہ عبادت مین مصروف

رہتے ہین کسی کی عبادت محض قیام کسی کی محض قعود کسیکی محض سجود کسیکی محض ذکر کسیکی
محض دعا ہے نماز مین یہ سب اکٹھا ہین اسلیئے اُور دِنون کے اعتبار سے تراویح کی نماز اس
مہینہ مین زیادہ کردیگئی تا کہ مناسبت پوری ہوجاے ذ نکو روزہ کی وجہ سے رات کو عبادت او رجاگنے
سے - دوسری وجہ یہ ہے کہ روزہ صفت حق کی ہے کہ اَلصَّوْمُ لِیْ اور لَا مِثْلَ لَہٗ
اوسکی شان مین آیا ہے - ذ نکو متخلق باخلاق آلہی تھا کھانے پینے صحبت وغیرہ کے
ترک کرنے کی وجہ سے اس مین صمدیت اور تنزیہ کی کسیقدر نمود تھی
رات کو اہی ذلت اور خواری اور عبدیت کی نقصان ظاہر کرنے کے لیئے
حق کے سامنے کھڑا ہوجاناہی جسکو قیام رمضان کے ساتھ تعبیر کرتے ہین اور قیام خاص
صفت عبد ہے کہ قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ صمدیت یا تنزیہ
کی صفت مجھ مین عارضی ہی اصل مین میری شان عبدیت و احتیاج اور ذلت کی ہے - اور رات ہی
کو قیام اسلیئے مقرر ہوا کہ افطار کیوقت کھا پی کر جب پوری قوت حاصل ہو تو قیام کرین
تاکہ بھوک کی شدت سے نماز کے اندر یکسوئی مین فرق نہ آوے - تیسری وجہ یہ ہے کہ
نماز کو آپ نے نور فرمایا ہے اور روزہ کو بھی ضیا کہا ہے روزہ کیوجہ سے ذ نکو تو نور حاصل
تھا انکو تراویح کی نماز پڑھا دیگئی کہ اور دِنونکی بہ نسبت زیادہ نور ہوا اور رات دن نور ہی نور
رہے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ یعنی جسکے
سینے کو اللہ اسلام کے لیئے کھولتا ہے وہ اپنے نور کے ہے پروردگار سے - چوتھی وجہ یہ ہے کہ عبادت کا
چھپا کر کرنا مناسب ہے قیام کے لیئے ظاہری صورت ہے اسلیئے رات جو پردہ پوش ہے
اوسکے لیئے مقرر ہوئی روزہ خود چھپا ہوا ہے ظاہری صورت اوسکے لیئے کوئی نہیں سوا اوسکے
اوسکے واسطے دن ہی رہا - پانچوین نماز کی شان مین ہے کہ اَلْمُصَلِّیْ اِنَّمَا یُنَاجِیْ رَبَّہٗ

یعنی نمازی اپنے سر اور بھید کی بات اپنے رب سے کرتا ہے اور راز کہنے کے لیے رات مناسب ہے۔ چھپنے دن عالم شہادت کے ساتھ مشابہ ہے اور رات عالم غیب کے ساتھ اسیطرح روزہ بھی عالم غیب کے مناسب ہے اور قیام عالم شہادت کے روزہ دنکو مقرر ہوا اور قیام رات کو تاکہ غیب اور شہادت کے احکام دونوں وقت اکٹھا ہین اور اسمین اس جانب بھی اشارہ ہے کہ بندے کو چاہیے کہ اپنی صفات کے چھپانے کی کوشش کرے اور حق کے صفات ظاہر کریگی اسی سیلئے روزہ صفت رب تھا اوسکے لیے دن مقرر ہوا اور قیام صفت عبد ہے اوسکے واسطے رات کا وقت قرار پایا۔

مسائل تراویح - تراویح مین نیت سنت تراویح یا قیام رمضان یا سنت وقت کی کرے۔ پوری بیس رکعت کی ایک ساتھ کرلے یا دو دو کی علیحدہ علیحدہ کرے دونوں درست ہین۔ **کبیری**۔ مسئلہ گو تراویح نفل ہے اور نفل کو تنہا اور چھپا کر پڑھنا بہتر ہے مگر اوسکا جماعت کے ساتھ ادا کرنا سنت ہے اسلیئے کہ حضرت نے اور آپکے خلفا نے اسکو جماعت سے ساتھ پڑھا۔ خود بدولت نے عذر کیوجہ سے مواظبت نہین فرمائی۔ **کبیری**۔ مسئلہ اگر اہل محلہ سب گھر مین پڑھ لین اور جماعت سے پڑھنا چھوڑ دین تو سنت کے خلاف ہے۔ اگر کسی نے گھر مین تنہا یا جماعت کے ساتھ پڑھ لیا مسجد مین نہ آیا تو گو ثواب ملے مگر مسجد کی جماعت کا ثواب نہ ملیگا۔ **کبیری**۔ تراویح کی چار چار رکعت کو ترویحہ بولتے ہین ہر ترویحہ کے بعد راحت کے لیئے اوتنی دیر بیٹھے رہنا مستحب ہے جتنی دیر مین چار رکعت پڑھی تھی۔ چاہے اتنی دیر تک بیٹھا رہے چاہے تسبیح تہلیل کرے۔ مدینہ والے ہر ترویحہ کے بعد دو رکعت نفل علیحدہ پڑھتے ہین اور مکہ والے اتنی دیر مین طواف کر لیتے ہین۔ مسئلہ ایک ختم تراویح مین پڑھنا سنت ہے۔ اگر لوگ سستی کرین تو اونکی خاطر سے موقوف نہ کرنا چاہیئے۔ چاہیے

مسئلہ لڑکے نابالغ کے پیچھے تراویح پڑھنے کو بعضے علما نے درست کہا ہے مگر جمہور نے منع کیا ہے۔ کبیری۔ جو درست کہتے ہین اونکا خیال یہ ہے کہ فرض مین تو لڑکے کی اقتدا اسواسطے منع ہے کہ لڑکے پر فرض نہین اور بالغ پر فرض ہے فرض والے کا نفل والے کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہین۔ تراویح مین تو دونون کی نماز نفل ہے ممانعت کی کوئی وجہ نہین۔ اور جو منع کرتے ہین وہ یہ کہتے ہین کہ نفل شروع کرنیکے بعد بالغ پر فرض ہوجاتی ہے لڑکے پر فرض نہین ہوتی تو پھر بالآ فرض والے کی اقتدا نفل والے کے پیچھے لازم آئیگی مسئلہ۔ چار رکعتین ایک سلام سے پڑھین اور دو رکعت کے بعد بیٹھا نہین تو امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک دو رکعت ہوجائینگی اور امام محمد کے نزدیک بالکل نہوگی۔ درمختار مسئلہ امام کے ساتھ کچھ رکعتین تراویح کی ملین اور کچھ نہ ملین تو درست ہے کہ وتر امام کے ساتھ پڑھلے اور بعد وتر کے باقی تراویح کو پورا کرے۔ درمختار مسئلہ جماعت عشا مین امام کے ساتھ نہین شریک ہوا تو تراویح امام کے پیچھے پڑھنا درست ہے شامی مسئلہ تراویح مین غلطی سے کوئی آیت چھوٹ گئی تو دوسری رکعت مین جب اعادہ کرے تو چھوٹا ہوا پہلے پڑھلے تو آگے پڑھے۔ کبیری مسئلہ نماز مین اگر کچھ نقصان ہوا اور اسکو لوٹالا تو قران جو پڑھ چکا ہے اوسکو بھی اعادہ کرے یا نہین اس مین دو قول ہین بعضے کہتے ہین احتیاطاً اعادہ کرلے اور بعضے کہتے ہین کہ قرآن علیحدہ سنت ہے اور نماز علیحدہ نقصان واقع ہوا تو نماز مین نہ قرآن مین اس لیئے اوسکے اعادہ کرنیکی حاجت نہین۔ ماثبت بالسنۃ

اعتکاف۔ حدیث۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دس دن کا اعتکاف رمضان
مین کرے اوسکو دو حج اور دو عمرہ کا ثواب ہو رواہ البیہقی۔ ترغیب۔ حدیث
ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص ایک دن کا اعتکاف اللہ کے
واسطے کرے۔ اللہ تعالیٰ اوسکے اور دوزخ کے درمیان مین تین خندق بنادیتا ہے
جسکی دوری مشرق اور مغرب سے زیادہ ہوتی ہے۔ ترغیب۔ اعتکاف رمضان کے اخیر
عشرہ مین سنت موکدہ ہے مگر بطور کفایہ کے۔ اگر بعض نے اداکیا تو سب کے ذمہ
سے اوتر جائیگا۔ شامی۔ اور دنون مین مستحب ہے نذر کرے تو واجب۔ نذر کے
اعتکاف مین روزہ شرط ہے۔ چاہے مستقل طور سے روزہ رکھے یا رمضان کے روزہ
ساتھہ اداکرے لیکن اگر رمضان مین نذر کا اعتکاف کیا اور کسی وجہ سے اعتکاف توڑ
ڈالا تو پھر مستقل روزہ کے ساتھہ اعتکاف قضا کرنا ہوگا۔ مدت اعتکاف کم سے کم ایک
ساعت ہے امام محمدؒ کے نزدیک اور امام صاحبؒ کے نزدیک ایک دن۔ درات شامی
مسئلہ۔ اعتکاف کے معنی ہین مسجد مین بہ نیت عبادت ٹھہرنا۔ مسئلہ۔ معتکف کو اعتکاف
کی حالت مین مسجد سے بجز حوائج ضروری مثل پیشاب یا خانے کے کسی کام کے لئے باہر
جانا درست نہین۔ ایکدم کے لیئے بھی بلاضرورت باہر گیا اعتکاف جاتارہا۔ درمختار۔ مسئلہ اگر اس مسجد مین
جمعہ کی نماز نہوتی ہو تو جامع مسجد مین نماز کے لیئے جانا درست ہے۔ زوال کے بعد چلے
اگر دور رہتا ہو تو ایسے وقت چلے کہ نماز کے وقت تک وہان پہونچ جاے۔ درمختار۔ مسئلہ
جامع مسجد مین قبل کی اور بعد کی سنتین پڑھ سکتا ہے اور زیادہ بھی ٹھہر گیا تو کچھہ حرج نہین درمختار
مسئلہ۔ اگر اعتکاف مین بیٹھنے کے وقت کسی خاص کام کی شرط کرلی ہے مثلاً جنازہ
کی نماز کی لیئے جانا یا عیادت مریض یا مجلس علم مین حاضر ہونے کے لیئے تو موافق

شرط کے جانا درست ہے۔ درمختار۔ مسئلہ معتکف بالکل خاموش رہے۔ بعلے گر بری بات نہ بولے
درمختار۔ مسئلہ معتکف کو صحبت کرنا درست نہین۔ درمختار۔ مسئلہ عورت گھر کے کسی گوشہ مین اعتکاف کرے۔

فصل روزونکا بیان۔ روزہ کی دو قسم ہین فرض اور نفل۔ فرض کی دو قسمین ہین ایک وہ جو
اللہ کے جانب سے قطعی فرض ہو چکا اوسکی فرضیت مین بندے کو بالکل اختیار نہین وہ
رمضان شریف کے مہینہ کا روزہ ہے جسکے لیئے اللہ کا قطعی حکم ہو گیا کہ فمن شہد
منکم الشہر فلیصمہ۔ یعنی جو حاضر ہو تم مین سے مہینہ کو چاہیئے کہ روزہ رکھے
اوسمین۔ دوسرے وہ جسمین بندے کو کسیقدر ابتداءً اختیار رہے وہ نذر کے روزے
ہین کہ جبتک نذر نہین کی اختیار تھا رکھے یا نہ رکھے جب نذر کر لی تو اوسکا ادا کرنا واجب
ہو گیا۔ باقی شروع کرنیکے بعد تو نفل کا روزہ بھی واجب ہو جاتا ہے توڑ ڈالا تو قضا
لازم ہے۔ نفل کی دو قسم ہے۔ ایک مطلق جو کسی دن یا مہینے یا سال کیطرف منسوب
نہین بجز ایام ممنوع کے جب چاہے رکھے۔ دوسرے وہ جو کسی دن یا مہینے یا سال
کیطرف منسوب ہین اس قسم کے روزے کے بھی تین قسمین ہین ایک وہ جسکا روزہ ہفتہ وار
ہوتا ہے۔ دوسرے وہ جو مہینے مین ہوا کرتا ہے تیسرے جو سال مین آتا ہے روزے
جو ہفتہ وار ہوتے ہین اوسمین سے پیر کے دن اور جمعرات کے دن کا روزہ ہے۔ حدیث حضرت
ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرتؐ نے فرمایا بندون کے اعمال
دوشنبہ اور پنجشنبہ کو پیش کیئے جاتے ہین مین دوست رکھتا ہون کہ میرے عمل اوس
حال مین پیش ہون کہ مین روزہ سے ہون۔ جامع ترمذی۔ حدیث حضرت ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ دوشنبہ اور جمعرات کو روزہ رکھتے۔ لوگون نے
پوچھا تو فرمایا کہ ان دونون مین مسلمان کے گناہ بخشے جاتے ہین بجز اون کے جو کسی

مسلمان کو دشمنی سے ترک کئے ہو جب تک صلح نہ کرلے۔ بزرگون نے لکھا ہے
کہ مسلمان کو چاہیئے کہ اگر کسی بھائی سے کسی وجہ سے کینہ ہو توان دنون کے پیشتر صفائی
کرلے تاکہ برکت سے محروم نرہے۔ جمعہ کے دن بالتخصیص روزہ رکھنا منع ہے ایکدن
پہلے یا پیچھے ملالے۔ حدیث۔ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کوئی تم سے جمعہ کے دن روزہ نرکھے مگر ایکدن قبل یا ایکدن بعد بھی رکھہ لے۔
بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ۔ منجملہ اون روزون کے روزہ ہے
داؤد علیہ السلام کا۔ حدیث۔ عبداللہ بن العمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حضرتؐ نے فرمایا سب روزون سے زیادہ اللہ کو داؤد علیہ السلام کا روزہ پسند ہے۔
اور سب نمازون سے زیادہ داؤد علیہ السلام کی نماز پسند ہے۔ اول آدھی رات سوتے
اور پھر تہائی رات مین عبادت کرتے۔ اور پھر چھٹے حصہ شب مین سو رہتے۔ ایکدن
روزہ رکھتے اور ایکدن افطار کرتے۔ عبداللہ بن العمرو بن العاصؓ نے ہمیشہ روزہ
رکھنا چاہا تھا آپ نے فرمایا کہ ہر مہینہ مین تین روزے رکھہ لیا کرو سال بھر کے
روزے کا ثواب ہوگا۔ اونہون نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ قوت ہے آپنے
فرمایا کہ ایکدن روزہ رکھو اور ایکدن افطار کرو اونہون نے کہا اس سے بھی زیادہ
قوت رکھتا ہون۔ آپنے منع کیا۔ اور بعضون کو تو یہہ فرمایا کہ نہ روزے کا ثواب ہے نہ
افطار کا۔ بھید اسمین یہ ہے کہ روحانی علاج جسمانی علاج کے مشابہ ہے جسطرح روز
روز ایک دوا کھائی جائے طبیعت عادی ہو جاتی ہے پھر اوس دوا کے اثر کو قبول
نہین کرتی۔ اسی طرح روز روز کے روزہ رکھنے کی جب طبیعت عادی ہو جائیگی تو روزے
کا اثر نہوگا جو کام دو وقت کے غذا کھانے مین طبیعت کیا کرتی تھی مستاد ہونے کے بعد

ایک ہی وقت مین اپنا کام پورا کریگی - ہان کبھی روزہ رکھے اور کبھی افطار کرے تو
عادت نہونے کے سبب سے اثر ہوگا - جو روزہ نفل کا مہینہ کی طرف منسوب ہے
اونمین سے ہر مہینے کے تین روزے ہین - حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے - وہ کہتے ہین کہ میرے خلیل دلی دوست یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
مجھے تین باتون کی وصیت فرمائی - ایک ہر مہینے مین تین روزہ رکھنے کی - دوسری
دو رکعت نماز چاشت پڑھنے کی - تیسری اس بات کی کہ وتر سونے کے پہلے پڑھ
لیا کرون - مسلم - علما لکھتے ہین کہ جسکو رات کے اوٹھنے پر اعتماد ہو وتر تہجد
کے بعد پڑھے اسلیئے کہ سنت فعلی حضرت کی یون ہی ہے - حضرت شیخ محب اللہ الہ آبادی
رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہین کہ اوٹھنے پر اعتماد بھی ہو تب بھی وتر سونے کے قبل
ہی پڑھ لینا بہتر ہے کہ گو کسیکو اوٹھنے پر اعتماد ہو مگر زندگی پر تو بھروسہ نہین رات کو اوٹھنے
کے پیشتر مر گیا تو وتر اوسکے ذمہ رہگئی - ہر شخص کے اعتماد کا حضرت کے اعتماد پر قیاس
نہین ہوسکتا - اسی رائے کی تائید کرتی ہے وہ حدیث جو ذکر کیگئی - حدیث عبد اللہ
بن العمرو بن العاص رضی روایت کرتے ہین کہ حضرت نے فرمایا ہر مہینے مین تین روزے
تمام سال کے روزہ رکھنے کے برابر ہین - بخاری و مسلم - حدیث - ابی ذر رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تم مہینے مین ہر روزہ رکھو تو تیرھوین
اور چودھوین اور پندرھوین کا روزہ رکھو - احمد و ترمذی و نسائی - اور ابن ماجہ
مین اس قدر زیادہ ہے کہ اللہ نے اوسکی تصدیق مین آیت اوتاری مَنْ جَآءَ
بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا یعنی جو لاوے کوئی نیکی تو اوسکے لیئے دس نیکیان
ہین مثل اوسکے - حدیث - عبد الملک بن قدامہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ حضرت

ہمکو ایام بیض کے روزون کا حکم فرماتے یعنی تیرھوین چودھوین پندرھوین اور فرماتے کہ یہ روزے زمانہ بھر کے روزے کے برابر ہین۔ سال کے روز و مین سے چھہ روزے شوال رکھے ہین۔ حدیث ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو رمضان شریف کے روزے رکھے اور اسکے بعد چھہ روزے شوال کے رکھے تو گویا سال بھر روزہ رہا۔ مسلم۔ ابوداود۔ ترمذی۔ سر اسمین یہ ہے کہ ایک نیکی کا بدلہ دس ہوتا ہے تو چھہ روزے بمنزلہ ساٹھہ روزون کے ہوے۔ بعضے بزرگون نے لکھا ہے کہ یہ روزہ جبر نقصان کرتا ہے رمضان کے روزون کا جسطرح نماز فرض کے بعد نفل تو اس روزے مین بہت احتیاط کرنا چاہیئے۔ چاہے ان روزون کو متصل رکھے اور چاہے متفرق رکھے۔ گو متفرق رکھنا مستحب جانا گیا ہے۔ درمختار۔

منجملہ سالانہ روزون کے عرفہ کا یعنی نوین ذی الحجہ کا روزہ ہے۔ حدیث۔ ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرتؐ سے کسی نے عرفہ کے روزے کا حال پوچھا فرمایا کہ گذشتہ سال اور آیندہ سال کے گناہونکا کفارہ ہے۔ مسلم۔ حدیث۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے عرفہ کے روزہ کا حال پوچھا فرمایا کہ ہم حضرتؐ کے ساتھہ اوسکو دو سال کے روزے کے برابر شمار کرتے تھے۔ طبرانی۔ حدیث۔ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرتؐ نے عرفات مین عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ ابی داود۔ نسائی۔ یہ منع فرمانا آپکا محض شفقۃً تھا کہ روزے کی وجہ سے ضعف نہ پیدا ہو اور حج کے ارکان ادا کرنے مین فتور ہو جسطرح حضرتؐ نے صوم وصال سے منع فرمایا یا نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے سے ممانعت فرمائی کہ مبادا نفل کے روزہ رکھنے سے ضعف نہ پیدا ہو اور

فرض کے روزے اور رمضان کی عبادت نہو سکے یا روزہ دار کو پچھنا لینا مکروہ فرمایا کہ خون نکلنے سے ضعف نہ پیدا ہو اور روزے مین نقصان آوے۔

منجملہ سالانہ روزون کے محرم کا روزہ ہے۔ حدیث ۸۳۔ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا رمضان کے بعد محرم مین روزہ رکھنا سب دلون سے زیادہ بڑھکر ہے۔ اور فرض نمازون کے بعد رات کی نماز سب سے بڑھکر ہے۔ ابن ماجہ

حدیث۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس نے عرفہ کا روزہ رکھا تو دو سال کے گناہ کا کفارہ ہوگا اور جسنے محرم مین ایکدن روزہ رکھا تو ہر دن کے عوض تیس دنکے روزہ کا ثواب ہے۔ رواہ الطبرانی ترغیب۔ حدیث۔ ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی نے حضرت سے عاشورے کے روزے کا سوال کیا آپ نے فرمایا کہ گذشتہ سال کے گناہونکا کفارہ ہے۔ مسلم۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ حضرت نے عاشورے کا خود بھی روزہ رکھا اور دوسرون کو بھی حکم فرمایا۔ مدینہ مین یہود کو آپ نے دیکھا کہ عاشورے کو روزہ رکھتے ہین اونسے سبب پوچھا تو اونہون نے کہا کہ آج کے دن اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی اور فرعون کو غرق کیا اوسکے شکرانہ مین ہم آج کے دن روزہ رکھتے ہین۔ آپ نے فرمایا کہ مین زیادہ مستحق ہون تمھارے بہ نسبت موسیٰ کے ساتھ تو آپنے بھی روزہ رکھا اور دوسرونکو بھی حکم فرمایا۔ بعضون نے کہا کہ یہود کی اسمین مشابہت ہے آپنے فرمایا کہ سال آیندہ مین اگر مین جیتا رہا تو ایک روزہ اور ملاؤنگا۔ سال آیندہ مین حضور کو اس عالم مین رہنے کا اتفاق نہوا۔ عاشورے کا روزہ پہلے فرض تھا جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو اوسکی فرضیت جاتی رہی۔ مگر سنت ہے

تو اس روزے کو فرض و سنت دونون کی برکت حاصل ہے قبول ہوجائے
تو امید ہے کہ قربِ نوافل اور قربِ فرائض دونون مرتبے حاصل ہون۔
منجملہ سالانہ روزون کے نصف شعبان یعنی پندرہوین تاریخ کا روزہ ہے۔ حدیث
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب پندرھوین
شعبان کی رات آوے تو رات کو قیام کرو یعنی عبادت کرو اور دن کو روزہ رکھو اسلیے
کہ اللہ تعالیٰ اس شب کو تجلی فرماتا ہے آسمان دنیا پر شام سے صبح تک اور ارشاد فرماتا
ہے کہ کون ہے گناہ بخشانے والا کہ مین اوسکے گناہ بخشون اور کون ہے روزی چاہنے والا
کہ مین اوسکو روزی دون کون ہے شفا مانگنے والا کہ اوسکو شفا دون علی ہذا القیاس۔
ابن ماجہ۔ حدیث۔ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ شعبان
کی پندرھوین رات کو اللہ جہنمیون کو آزاد فرماتا ہے قبیلہ بنی کلب کے بھیڑ بکریون کے
بال برابر۔ چند گروہ ہین کہ نظرِ رحمت سے اونکو نہین دیکھتا۔ ایک مشرک۔ دوسرے
وہ جسکے دل مین کسی مسلمان سے دنیا کی وجہ سے کینہ ہو۔ تیسرے ناتے دارون سے قطع
کرنے والا۔ چوتھے پاںجامے یا لنگی یا دامن کا ٹخنے سے نیچے لٹکانے والا۔ پانچوین
ماں باپ کا نافرمان۔ چھٹے شراب خوار۔ احمد۔
عیدین کی رات کو عبادت کرنے مین بڑا ثواب ہے۔ حدیث۔ ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جو شخص عیدین کی رات کو زندہ رکھے اوسکے دل کو
اللہ نہ مارے جسدن لوگون کے دل مرجاینگے۔ اس رات کی عبادت مین بھید یہ ہے
کہ صبح کو عید کا دن ہے اوسدن کھیل کود کھانا پینا خوشی کے سامان مین اوقات کا
صرف کرنا مباح کیا بلکہ محبوب ہے ایسا نہو کہ لہو و لعب مین انہماک کی وجہ سے

غفلت آجاوے اور غفلت سے دل مین کدورت پیدا ہورات کو عبادت سنت لیگئی تاکہ
اوسکے انوار دن مین دلکو ایسے گھیرے رہین کہ غفلت کا اثر نہونے پاتے۔

آداب تلاوتِ قرآن - رمضان کے مہینہ مین بہت بڑی عبادت قرآن کی تلاوت ہے
اسلیئے کہ قرآن کو اس مہینہ کے ساتھ مناسبت ہے اسی مہینہ مین اوتارا گیا۔ بلکہ
قرآن ہی نہین ساری آسمانی کتابین اسی مہینے مین اوترین۔ حضرتؐ ہر سال رمضان مین
جبریل علیہ السلام سے قرآن کا دورہ کرتے۔ جس سال آپکا وصال ہوا ہے اوس سال
دو مرتبہ دورہ کیا۔ **حدیث** حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرتؐ نے
ارشاد فرمایا تم مین سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھاوے۔ **بخاری و مسلم**۔
حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن
کا ایک حرف ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کا بدلہ دس ہے۔ یہ مین نہین کہتا کہ الٓمّٓ ایک
حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے۔ **ترمذی**
حدیث۔ ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرتؐ نے ارشاد فرمایا
جس گھر مین لوگ اکٹھا ہوکر قرآن پڑھتے پڑھاتے ہین اوسمین سکینہ نازل ہوتا ہے اور رحمت
اون لوگون پر نازل ہوتی ہی اور فرشتے اونکو گھیر لیتے ہین اور اللہ اپنے نزدیک اونکی یاد کرتا ہی۔ مسلم
حدیث۔ ابی امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ حضرتؐ نے فرمایا قرآن پڑھا کرو
کہ قرآن قیامت مین شفاعت کریگا۔ **حدیث** سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حضرتؐ نے فرمایا جو قرآن پڑھے اور اوسپر عمل کرے اوسکے ماں باپکو قیامت مین تاج پہنایا
جاے گا جسکی روشنی سورج سے زیادہ ہوگی۔ یہ اوسکے ماں باپ کا حال ہے
عمل کرنے والے کا کیا حال ہوگا۔ قرآن اللہ کی بڑی نعمت ہے مگر لوگ اُسکے

مرتبہ سے ناواقف ہین۔ اکثر حافظون نے قرآن کو محض روٹی کا ذریعہ گردان لیا ہے۔
کوئی اجرت لیکر تراویح پڑھاتا ہے کوئی امامت کرتا ہے۔ حالانکہ ہدایہ اور درمختار
وغیرہ فقہ کی تمام کتابون مین قرأت اور امامت کی اجرت کو حرام لکھا ہے۔ بلوائے
عام اور ضرورت زمانہ کے لحاظ سے فقیہون نے کچھ حیلے نکال لیے ہین کہ یہ اجرت
نہین بلکہ خدمت ہے۔ امامت یا تلاوت کی اجرت نہین بلکہ خاص مسجد مین یا خاص
مقام مین آنے جانے کی اجرت ہے مگر انصاف یہ ہے کہ سب حیلے دنیا طلبی کے
ہین اجرت لینے والون کے دل سے پوچھیئے کہ کس خیال سے لیتے ہین۔ قرآن
کی تلاوت کے لیئے بزرگون نے آداب لکھے ہین۔ اون آداب کے ساتھ اگر تلاوت
کیجاوے تو اوسکے برکات پیدا ہوتے ہین بعضے آداب ظاہری ہین اور بعضے باطنی
منجملہ آداب ظاہری کے یہ ہے کہ قرآن کو پوری طہارت کے ساتھ پڑھے قبلہ کی
طرف متوجہ ہوکر نہایت عاجزی اور خضوع اور خشوع کے ساتھ گویا کہ نماز مین ہے
اور پڑھتے وقت یہ سمجھے کہ اللہ کے روبرو اسطور سے حاضر ہے جیسا شاگرد استاد
کے سامنے۔ اور معانی مین تدبّر اور فکر کرکے پڑھے۔ اور پڑھتے وقت اللہ کے کلام
کی عظمت وجلالت پیش نظر رکھکر گریہ وزاری کرے۔ آنکھ سے رونا نہ آوے تو دل سے
روے۔ ہر آیت کا حق پورا ادا کرے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے وقت
عذاب کی آیت پر پہونچتے تو پناہ مانگتے۔ رحمت کی آیت پر پہونچتے تو سوال کرتے تسبیح
کی آیت پر پہونچتے تو اللہ کی پاکی بیان فرماتے علی ہذا القیاس۔ شروع کرنے کے وقت
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھے اور ختم کے وقت یہ دعا مانگے۔
اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ وَاجْعَلْہُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً

اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْهُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَاۗءَ
اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَاجْعَلْهُ حُجَّةً لِّیْ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔ آیت سجدہ پر سجدہ کرے۔
وَالضُّحٰی سے اخیر تک ہر سورہ کے بعد تکبیر کہے اَللّٰهُ اَکْبَرُ یا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَکْبَرُ۔ متوسط آواز سے پڑھے نہ بہت زور سے نہ بہت آہستہ۔ ریا کا خطرہ پیدا ہو یا کوئی
شخص پاس اوسکے نماز پڑھتا ہو تو آہستہ پڑھے۔ جہانتک ممکن ہو خوش آوازی سے
پڑھے لیکن ایسے لحن سے پرہیز کرے جسمین حروف یا صفات حروف مین فرق آوے
جو مد و شد اور صفات حروف کی حد علماے قرارت نے مقرر فرمائی ہے اوسکا لحاظ رکھے۔
دیکھ کر پڑھنا بہتر ہے تاکہ آنکھون کو بھی ثواب ملے۔ باطنی آداب بہت ہین کسی
عارف سے دریافت کرے چند یہان لکھے جاتے ہین مثلاً۔ کلام کی حقیقت پہچانے
کہ یہ کلام قدیم ہے اللہ کی صفت لیکن انسانون کی آسانی کے لیئے حرف و صوت کے
پیرایہ مین ظاہر کیگئی۔ اگر حقیقت اوسکی لفظ سے بے پردہ ہو کر ظاہر ہوتی تو کوئی اوسکا
تحمل نکرسکتا۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا
مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ۔ آگ کا لفظ بولنا تو سہل ہے مگر اوسکی حقیقت سے متلبس ہو
تو جلکر خاک ہو جاے۔ دوسرے اللہ کی عظمت کا لحاظ رکھے کہ یہ ایسے شاہنشاہ صاحب
جبروت کا کلام ہے کہ آسمان اور زمین جسکے قبضہ مین ہے اوسکی عظمت کا لحاظ کرکے سارے خطرات
غیر کو دل سے باہر کرے اور یہہ لحاظ رکھے کہ یہ وہ کلام ہے کہ لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ
اوسکو نہین چھوتے مگر پاک لوگ۔ تو وہ دل جو شہوت کی پلیدی سے بھرے ہوے
ہین کیونکر اوسکی حقیقت کو پہونچ سکینگے۔ پہلے اللہ سے استغفار اور توبہ معصیت سے
کرے۔ اور اوس سے توفیق مانگے کہ اسکے پاک معنی کے انوار سے ہمارے دلکو بھر دے

تیسرے پڑھنے کے وقت دل کو حاضر رکھے اور غفلت اور پریشانی کی حالت سے نہ پڑھے۔ جو غفلت مین پڑھ گیا ہے اوسکو سمجھے کہ نہین پڑھا پھر اعادہ کرے اسکی ویسی مثال ہے کہ کوئی باغ کی سیر کو چلے تاکہ وہان کے گل و لالہ کا نظارہ کرے اور جب باغ مین پہونچے تو آنکھین بند کرلے یا سو جائے۔ قرآن مین عجائب و غرائب ہین کہ اوسکی انتہا نہین۔ قلب غافل اوسکو نہین دیکھ سکتا۔ اگر معنی نہین سمجھتا تو محض کلام اور کلام والے کی بڑائی اگر پیش نظر رکھے گا تو امید ہے کہ اودھر سے اوسکے دل مین نورانی فیض اوتریگا جس سے اوسپر حقیقت کھلنے لگیگی۔ چوتھے ہر آیت مین تدبر اور تفکر کرتا جائے اللہ کی طرف متوجہ ہوکر کہ میرے دل پر اسکے اسرار کھولدے اور کسی آیت پر بغیر تدبر کئے نہ گذرے اسلیئے کہ ہر آیت مین ہدایت اور ہر ہدایت مین اشارہ اور ہر کلمے مین نصیحت ہے اور ہر حرف مین اللہ کا لطف اور فضل پوشیدہ ہے قال اللہ تعالیٰ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ تنزیل تدریج کو چاہتی ہے اور مضارع استمرار کو مقتضی ہے تو قرآن سے ہمیشہ ہمیشہ مومنین کو شفا اور رحمت ملتی ہی رہیگی۔ ایک مرتبہ معانی سمجھ مین نہ آئین تو تکرار کرے۔ حضرت نے ایک ایک آیت مین فجر کردی۔ اور جب اللہ کی طرف رجوع کریگا تو اودھر سے تعلیم ہوگی۔ اور کبھی ایک معانی پر قناعت نکرے اور سمجھ لے کہ یہی معنی ہین بلکہ ہمیشہ ترقی کی امید رکھے۔ پانچوین صفات مختلفہ کے ساتھ تلاوت کی حالت مین متصف رہے مثلاً رحمت کی آیت پڑھے تو خوش ہو اور سرور ظاہر کرے۔ اللہ کی صفات اور عظمت کی آیت پڑھے تو تواضع اور انکسار کرے۔ کفار نے جو کلمات حضرت حق کی طرف نسبت کئے ہین وہ انکا بیان

پڑھے تو شرمندہ اور خجل ہو۔ وعدہ کی آیت آوے تو سوال کرے۔ اللہ کے
مقربین اولیا و متقین وغیرہ کے اوصاف کا بیان پڑھے تو اپنے تئین اون اوصاف
سے خالی پاکر نہایت شرمندہ ہو اور اللہ سے سوال کرے کہ محض اپنے کرم سے یہ
مرتبہ عنایت فرماوے۔ کفار اور فساق کے حالات دیکھکر ڈرے اور یہ سمجھے کہ یہہ
اوصاف ہم مین پائے جاتے ہین اور اللہ سے پناہ مانگے کہ ان اوصاف سے
اللہ مجھے بچاوے۔ غرض باطنی آداب بہت ہین کسی سمجھدار سے سیکھ لے۔ ان
آداب کے ساتھ قرآن کی تلاوت کریگا تو اوسکی لذت پیدا ہوگی اور حق سے مناسبت
حاصل ہوگی حضرت فرماتے ہین قرآن کی تلاوت کرنے والا حق سے باتین کرتا ہے
یہہ وہ لذت ہے کہ جسے حاصل ہو وہ جانے بیان مین نہین آسکتی۔ اسی کی طرف
اشارہ کیا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ لَوْ طَهُرَتِ الْقُلُوْبُ لَمْ تَشْبَعْ
مِنْ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ۔ یعنی اگر دل پاک ہوجاوین تو قرآن کی تلاوت سے
کبھی آسودہ نہون۔

صدقۂ فطر واجب ہے ہر مسلمان پر جو غلام نہو اور بقدر نصاب کے
مال رکھتا ہو اگرچہ سال نہ گذرا ہو اور کسی عذر سے روزہ نہ رکھا ہو اپنی طرف سے
اور اپنے چھوٹی اولاد کی طرف سے اگر کوئی لڑکا عید کے دن طلوع فجر سے پہلے
پیدا ہو یا کوئی کافر مسلمان ہو تو اوسپر بھی صدقۂ فطر واجب ہے نہ بڑی اولاد
اور بیوی کی طرف سے مگر احساناً۔ گیہون یا گیہون کا آٹا یا انگور اگر دیوے تو
ہر شخص کی طرف سے نصف صاع دینا چاہیئے۔ صاع ایک پیمانہ ہے کہ جسکے
اندر آٹھ رطل ماش یا مسور آسکے جسکا وزن مروج کے اعتبار سے قریب قریب

دو سیر کے ہوتا ہے اور جو اور تمر سے اسکا دونا دیوے قبل عیدگاہ جانے کے
ادا کرے اور اگر کسی وجہ سے نہین ادا کر سکا تو بعد عید کے بھی ادا کر سکتا ہے صدقہ
فطر روزہ کے جبر نقصان کے لیئے ہے جیسے نماز فرض کے بعد سنت اور نوافل
جبر نقصان کیواسطے شریعت مین مقرر ہے - حدیث - حضرت عبداللہ بن عباس رض
سے روایت ہے کہ حضرت نے صدقہ فطر فرض کیا ہے اس لیئے کہ روزہ کو فضول گوئی
اور لغو سے پاک کرے اور مساکین کے لیئے کھانا ہو روایت کیا ابوداؤد نے -
عید کے دن سنت ہے کہ نماز کو جانے کے قبل چھوارے طاق عدد کے موافق
یا اور کوئی شیرینی جو میسر ہو کھاوے مسواک کرے اور نہاوے اور خوشبو
لگاوے اور اچھے کپڑے پہنے نئے ہوں یا دھلے ہوئے جو میسر آوین - اور
عیدگاہ مین نماز کے لیئے آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا جاوے - ایک راستہ
سے جاوے اور دوسرے راستہ سے پلٹے - نماز عید کے قبل نفل نہ پڑھے -
اور بعد نماز کے عیدگاہ مین نہ پڑھے مکان پر اختیار ہے - عیدگاہ مین نماز کو جانا
سنن ہدیٰ مین سے ہے - حضرت نے عید کی نماز عمر بھر عیدگاہ مین پڑھی ایکمرتبہ
بارش کی وجہ سے نہ جا سکے مسجد نبوی مین نماز پڑھی لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ہم غلامان محمدی کو حضرت کی اتباع لازم ہے - عید کا دن مسلمانوں کے
لیئے نہایت خوشی کا ہے اغنیا فرض کے ادا ہونے اور کھانے اور نہ پینے کی قید سے
آزاد ہونے سے خوش رہتے ہین اور فقرا صدقہ فطر کے پانے سے - زینت کا کرنا
سباحات کا استعمال کرنا لہو و لعب آج کے دن مباح بلکہ مسنون ہے - حضرت کے
سامنے چند لڑکیان دف بجاتی اور گاتی تھین حضرت ابوبکر صدیق رض نے منع کرنا چاہا

آپنے فرمایا کہ انکو چھوڑ دو ہر قوم کے لیئے عید ہے۔ روزہ عید کے دن حرام
ہے شاید اسکی وجہ یہ ہو کہ جیسے تیس دن بحکم الٰہی مجبوراً امساک ہوا ویسا ہی
ایک دن افطار بھی وجوبا ہو جیسا روزہ رکھنے مین ادا ے واجب کا انکو ثواب
تھا افطار کرنے مین بھی ثواب ادا ے واجب کا ہو کھانا پینا کوئی ثواب سے
خالی نہین ہے بہرحال اللہ کے ساتھ خلوص ہونا چاہیئے اخلاص ہو تو مباحات مین
بھی ثواب طاعت ہے اپنی نیت کا قصور ہے ورنہ کریم کا معاملہ ہے وہان
کمی کیا ہے ع انچہ در وہمت نگنجد آن دہد + تھوڑے دن اونکے خوش
کرنے کو اونکی مرضی کے موافق تکلیف اوٹھائیے پھر دیکھئے کیا ملتا ہے سہ
دو روزہ حبس قفس سہل باش اے بلبل + ازان مترس کہ دیگر بہ بوستان نرسی
وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ

خاتمہ از جانب ساعی

اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ایک مدت سے جس گوہر نایاب کی جستجو تھی وہ ہاتھ
لگا اور ایک زمانہ سے جس دُرِ نایاب کی آرزو تھی وہ دستیاب ہوا یعنی رسالہ سبیل السلام
فی فضائل الصیام والقیام جو صورۃً نہایت مختصر مگر مضامین پر نظر کیجیے تو مطول کیا بلکہ
اطول ہی پھر طبع ہوا۔ یہ رسالہ پہلی مرتبہ ۱۳۰۰ ہجری مین بھر کے مکرم منشی محمد اسمٰعیل صاحب نے بحر
مطبع نظامی قانون ہند واقع الہ آباد کی جس سعی سے اوسی مطبع مین چھپا تھا۔ اوس دفعہ یہ رسالہ
گو بہت ہی مختصر تھا مگر عوام و خواص نے اوسکو ہاتھون ہاتھ لیا۔ اور گوہر نایاب سمجھکر اپنے
سینہ میں جگہ دیا حقیقت یہ ہے کہ فضائل صیام مین ایسا مختصر رسالہ بجز عام فہم اور کل ضروری

مسائل صیام و قیام کو شامل ہے آج تک زبان اردو میں کوئی رسالہ نہیں ہوا تھا۔ سچ پوچھیے تو
دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے اور سمندر کو نہر میں رواں کیا ہے۔ تھوڑی مدت میں اس کتاب
کے جسقدر نسخے چھپے تھے سب ختم ہو گئے اور تشنگان شوق کی پیاس بجھی۔ میرے
اکثر احباب نے مجھ سے اسکا اشتیاق ظاہر کیا تو میرے دل میں اسکے طبع ثانی کا خیال پیدا ہوا
لیکن خواہش یہ تھی کہ قبلہ عالم ملجا و ماوای من حضرت مولائی و مرشدی سیدی و سندی دامت فیوضہم
کی ایک نظر اسپر کور ہو جائے تو یہ ذرے بہا گوہر یکتا ہو جائے۔ آخر میرے محترم مولوی
عبید اللہ خان صاحب زیدت الطافہم نے میری مقصد برآری کیطرف توجہ کی اور اپنے
خاص اہتمام سے اسکو حضرت صاحب قبلۂ عالم دامت فیوضہم کی حضور میں نظر ثانی کیلئے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے
خیر عطا فرماوے۔ اس مرتبہ اس رسالہ میں بہت سے مضامین نادرہ اور اسرار عجیبہ غریبہ اضافہ کئے گئے ہیں
اسوجہ سے حجم اس رسالہ کا دونے سے زائد ہو گیا ہے صحت کا اہتمام پورا پورا کیا گیا۔ کاغذ بھی عمدہ
لگایا گیا۔ محض نفع رسانی ہی مد نظر ہے نہیں بلکہ غایت آرزو یہ ہے کہ لوگ اس سے فیضیاب ہوں
اسی لیے قیمت صرف ۸ر رکھی گئی۔ میری آرزو تو یہ تھی کہ اوائل ماہ مبارک میں یہ رسالہ ہدیہ ناظرین
ہو جائے مگر خدا کو منظور تھا ایسے موانع پیش آئے کہ یہ تمنا پوری نہ ہوئی۔ ہر چند طبع میں
بہت جلدی کی گئی مگر پھر بھی یہ ایام بہار آدھے سے زیادہ گذر گئے
ناظرین سے امید ہے کہ جب اس بوستان معرفت کی سیر کریں اور گل
مراد سے دامن تمنا بھریں۔ اس ناچیز ساعی کے لیے دعاے خیر کریں والسلام فقط

الراقم

خاکپای بزرگان دین ہند محمد فخر الدین غفر اللہ لہ ولآبائہ اجمعین